إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

بیشک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔

نماز

مسنون طریقۂ نماز اور دعاؤں کی بہترین کتاب

فرید ملت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ

تحریکِ منہاج القرآن

نماز

﴿مسنون طریقہ نماز اور دعاؤں کی بہترین کتاب﴾

فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ

تحریکِ منہاج القرآن

365-M, Model Town, Lahore, Pakistan

Ph : 042-111-140-140 (Ext: 153), 042-35165338 Fax: 042-35163354

www.minhaj.biz mqi.salespk@gmail.com

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نماز

﴿مسنون طریقۂ نماز اور دعاؤں کی بہترین کتاب﴾

زیرِ اِہتمام	:	فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعت نمبر 1	:	اگست 2012ء
تعداد	:	12,00

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

فہرست

عنوانات	صفحہ نمبر
پیش لفظ	9
اِیمانیات	11
شش کلمے	12
مسائلِ وُضو	15
وُضو کی دعائیں	22
مسائلِ غسل	25
مسائلِ تیمّم	29
موزوں پر مسح کے اَحکام	32
مسائلِ اَذان و اِقامت	36
مسائلِ نماز	40
نماز پڑھنے کا طریقہ	43

www.MinhajBooks.com
منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

صفحہ نمبر	عنوانات
53	مرد اور عورت کی نماز میں فرق
54	دعائے قنوت
56	نماز کی شرائط، فرائض، واجبات اور سنتیں
66	سجدۂ سہو کا بیان
67	فرض نمازیں
69	سنتِ مؤکدہ و غیرہ مؤکدہ کی ادائیگی کا فرق
70	نفلی نمازیں
70	۱- نمازِ تہجد
71	۲- نمازِ اشراق
72	۳- نمازِ چاشت
73	۴- نمازِ اوّابین
74	۵- نمازِ توبہ
75	۶- نمازِ تسبیح
76	۷- نمازِ حاجت

عنوانات	صفحہ نمبر
۸- نمازِ استخارہ	78
۹- نمازِ تحیۃ الوضوء	79
۱۰- نمازِ تحیّۃ المسجد	80
۱۱- نمازِ اِستسقاء	80
باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت	82
نماز کے بعد کی دعائیں	87
فرض نمازوں کے بعد کے وظائف	90
نمازِ جمعہ	103
نماز عیدین	105
نمازِ جنازہ	108
نمازِ قصر	112
نمازِ تراویح	114
قضائے عمری	118
مسنون دعائیں	120

پیش لفظ

’نماز کیا ہے؟‘ اس کا آسان جواب یہ ہے کہ یہ بندۂ مومن کا اپنے خالق و مالک اور پروردگار کی بارگہ بے کس پناہ میں اپنی عبودیت اور اس کے ذکر کا ایسا اَرفع اِظہار ہے، جو ربِ ذوالجلال کی نگاہ میں غایت درجہ حسین اور اسی قدر اُسے پسند ہے۔ تاجدارِ کائنات ﷺ کے فرمان اَقدس کے مطابق ’نماز دین کا ستون ہے۔‘ گویا نماز نہ ہو تو دین بے بنیاد ہو جاتا ہے۔ لہٰذا دین کی عمارت کو قائم رکھنے اور منہدم ہونے سے محفوظ رکھنے کے لیے نظام صلوٰۃ کا قیام ناگزیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نماز ہر دور میں ہر اُمت پر فرض رہی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نماز کے فیوض و برکات اور فوائد و حسنات دنیا و آخرت کے لحاظ سے بے پناہ ہیں لیکن اس کے حقوق یا تقاضے بھی متعدد ہیں، جن کو پورا کیے بغیر نماز بے اثر رہتی ہے۔

نماز نہ صرف اِنفرادی بلکہ اِجتماعی عبادت ہے اور اِقامتِ صلوٰۃ ایک بندہ مومن کی جب کہ مسجد مسلم معاشرے کی شناخت کے طور پر جانی جاتی ہے۔ کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ مومن اور کافر کے مابین فرق صرف نماز کا ہے۔ لہٰذا حقیقی اِسلامی معاشرے کے قیام کے لیے نظامِ صلوٰۃ کا قیام لازمی ہے اور جس معاشرے میں یہ نظام اپنی روح اور تمام تر تقاضوں کے ساتھ قائم کر دیا جائے وہ معاشرہ عرفانِ خدا و معرفتِ نفس، علم و حکمت، اُخوت و محبت، آزادی و مساوات، عدل و اِحسان، ایثار و قربانی اور امن و سلامتی کا گہوارہ بن جاتا ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں اَرکانِ اِسلام میں سے اِسی اَہم ترین رُکن - نماز - کی

مبادیات و جزئیات اِنتہائی سہل و سادہ پیرائے میں بیان کی گئی ہیں تاکہ عام آدمی اس اہم ترین رکن کے بارے میں بنیادی معلومات حاصل کر سکے اور اس کی ادائیگی میں رہ جانے والے نقائص دور کر سکے۔ اگرچہ حضرت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی اس موضوع پر دیگر کتب کے ساتھ ساتھ 'فلسفہ نماز' اور 'سلسلہ تعلیماتِ اِسلام (۵): طہارت اور نماز' جیسی کتب شائع ہوچکی ہیں، لیکن عوام الناس کی طرف سے اِس اَمر کا تقاضا کیا جارہا تھا کہ جیبی سائز میں ایک کتاب تیار کی جائے جو ہر طبقہ کے لیے یکساں مفید ہو۔ لہٰذا تحریک منہاج القرآن کے ناظم اَعلیٰ ڈاکٹر رحیق اَحمد عباسی صاحب کی حسبِ ہدایات اور نائب ناظم اَعلیٰ رانا فیاض احمد خان صاحب کی حسبِ خواہش فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ کی جانب سے یہ مختصر کتاب شائع کرنے کا اِہتمام کیا جارہا ہے جو درحقیقت حضرت شیخ الاسلام کے بحر الزخار سے ہی خوشہ چینی کر کے مرتب و مدوّن کی گئی ہے۔ اس کتاب کی پروف خوانی میں نوجوان اسکالر حافظ عبدالرشید نے بھی بہت دقت نظری سے کام لیا ہے۔

بارگاہِ اِلٰہ میں دعا ہے کہ وہ اِس سعی جمیلہ کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور ہم سب کو نماز اپنی تمام تر جزئیات کے ساتھ قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

(محمد فاروق رانا)
ڈپٹی ڈائریکٹر رِیسرچ
فرید ملت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِیمانیات

اِیمانِ مفصّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ.

”میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی بُری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد اُٹھائے جانے پر۔“

اِیمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖٓ اِقْرَارٌۢ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌۢ بِالْقَلْبِ.

”میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے اسماء اور اپنی صفات کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کیے، زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے۔“

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

شش کلمے

اَوّل کلمہ طیّب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

’’اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔‘‘

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

’’میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔‘‘

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

’’اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی

عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کی توفیق نہیں مگر اللہ کی طرف سے عطا ہوتی ہے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔‘‘

چوتھا کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَهُوَحَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًاؕ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِؕ بِيَدِهِ الْخَيْرُؕ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

’’اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہمیشہ زندہ ہے، اسے کبھی موت نہیں آئے گی، بڑے جلال اور بزرگی والا ہے۔ اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔‘‘

پانچواں کلمہ اِستغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْعَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِىْ لَآ اَعْلَمُؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

’’میں اپنے پروردگار اللہ سے معافی مانگتا ہوں ہر اس گناہ کی جو میں نے جان

بوجھ کر کیا یا بھول کر، چھپ کر کیا یا ظاہر ہوکر۔اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ کی جسے میں جانتا ہوں اور اس گناہ کی بھی جسے میں نہیں جانتا۔(اے اللہ!) بیشک تو غیبوں کا جاننے والا، عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔“

چھٹا کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی شے کو جان بوجھ کر تیرا شریک بناؤں اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جسے میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے (یعنی ہر طرح کے کفر و شرک سے) توبہ کی اور بیزار ہوا کفر، شرک، جھوٹ، غیبت، بدعت اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور بہتان باندھنے سے اور تمام گناہوں سے۔ اور میں اسلام لایا۔ اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔“

مسائلِ وُضو

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ (المائدۃ، ٥:٦)

’’اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کے لیے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہوتو (وضو کے لیے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھولو)۔‘‘

وضو کی نیت

نَوَيْتُ اَنْ أَتَوَضَّأَ لِاسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ تَقَرُّبًا اِلَى اللهِ تَعَالٰى.

’’مَیں نے وضوکرنے کی نیت کی نماز کو جائز کرنے کے لیے تاکہ قربِ اِلٰہی حاصل کرسکوں۔‘‘

وضو کا طریقہ

پہلے پاکی حاصل کرنے اورثواب پانے کی نیت کرے۔ اس کے بعد بسم اللہ پڑھ کر تین بار دونوں ہاتھ کلائی تک دھوئے اور پھر تین بار کلی کرے اورمسواک کرے۔ پھر تین بار ناک میں پانی چڑھائے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے۔ پھر تین بار

منہ دھوئے اس طرح کہ پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں کی لَو تک کوئی جگہ خشک نہ رہے۔ اگر گھنی داڑھی ہو تو خلال کرے اور اگر داڑھی اتنی ہلکی ہو کہ جلد نظر آتی ہو تو جلد کو دھوئے۔ پھر تین بار دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے، پہلے دایاں پھر بایاں۔ پھر نئے پانی سے دونوں ہاتھ تر کرکے پورے سَر کا ایک بار مسح کرے اس طرح کہ پیشانی کے بالوں سے دونوں ہاتھوں کی تین اُنگلیاں پھیرتا ہوا گدی تک لے جائے اور پھر گدی سے ہتھیلیاں پھیرتا ہوا واپس لائے۔ پھر شہادت کی انگلی سے کان کے اندرونی حصہ اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کی بیرونی سطح اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے۔ پھر تین بار دونوں پاؤں دھوئے اور انگلیوں کا خلال کرے، پہلے دایاں پاؤں ٹخنوں تک بائیں ہاتھ سے دھوئے۔

وضو کے درج بالا طریقہ میں فرائض، سنتیں اور بعض مستحبات ہیں۔

وضو کے فرائض

وضو کے چار فرائض ہیں، جن کے بغیر وضو نہیں ہوتا:

۱- منہ دھونا۔

۲- دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔

۳- چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

۴- دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کی سنتیں

وضو کی تیرہ سنتیں ہیں:

۱۔ نیت کرنا۔

۲۔ بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنا۔

۳۔ دونوں ہاتھ کلائی تک دھونا۔

۴۔ انگلیوں میں خلال کرنا۔

۵۔ کلی کرنا۔

۶۔ مسواک کرنا۔

۷۔ ناک میں پانی چڑھانا۔

۸۔ داڑھی کا خلال کرنا۔

۹۔ پورے سَر کا مسح کرنا۔

۱۰۔ کانوں کا مسح کرنا۔

۱۱۔ پے درپے وضو کرنا کہ پہلا عضو خشک ہونے نہ پائے

۱۲۔ ترتیب قائم رکھنا

۱۳۔ دھوئے جانے والے ہر عضو کو تین بار دھونا۔

وضو کے مستحبات

وضو میں درج ذیل چند امور مستحب ہیں:

۱۔ گردن کا مسح کرنا۔

۲۔ قبلہ کی طرف منہ کرنا۔

۳۔ پاک اور اونچی جگہ پر وضو کرنا۔

۴۔ پانی بہاتے وقت اعضاء پر ہاتھ پھیرنا۔

۵۔ بغیر ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا۔

۶۔ دنیا کی باتیں نہ کرنا۔

۷۔ بچا ہوا پانی کھڑے ہوکر تھوڑا پی لینا۔

۸۔ وضو کے بعد یہ دُعا پڑھنا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ.

”اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں اور اپنے صالحین بندوں میں سے کر دے۔“

وضو کے مکروہات

درج ذیل امور کی بناء پر وضو مکروہ ہو جاتا ہے:

۱۔ کلی کے لیے بائیں ہاتھ سے منہ میں پانی ڈالنا۔

۲۔ عذر کے بغیر ایک ہاتھ سے منہ دھونا۔

۳۔ منہ دھوتے وقت زور سے منہ پر چھینٹے مارنا۔

۴۔ وضو کرتے وقت ضرورت سے کم پانی استعمال کرنا۔

۵۔ وضو کرتے وقت ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کرنا۔

۶۔ وضو کرتے ہوئے دنیاوی گفتگو کرنا۔

۷۔ گلے کا مسح کرنا۔

۸۔ ناپاک جگہ پر وضو کا پانی گرانا۔

۹۔ وضو کے پانی کے قطرے وضو کے برتن میں ٹپکانا۔

۱۱۔ کسی سنت کو ترک کرنا۔

وضو توڑنے والے اُمور

درج ذیل اُمور سے وضو ٹوٹ جاتا ہے:

۱۔ پاخانہ یا پیشاب کے مقام سے کسی چیز کا نکلنا۔

۲۔ خون یا پیپ زدہ پانی کا نکل کر بدن پر بہہ جانا۔

۳۔ منہ بھر قے کرنا۔

۴۔ کسی شخص کا تکیہ لگا کر اس طرح سونا کہ تکیہ ہٹانے سے وہ گر جائے اور کولہے

زمین سے ہٹ جائیں، لیکن اگر وہ بیٹھا رہا اور اس کے کولہے جگہ سے نہیں ہٹے تو وضو نہیں ٹوٹا۔

۵- بالغ شخص کا نماز جنازہ کے علاوہ کسی نماز میں قہقہہ لگانا۔

۶- کسی وجہ سے بیہوش ہو جانا۔

۷- دکھتی آنکھ سے پانی کا بہنا۔

۸- منی، ودی اور مذی خارج ہونا۔

کن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا

درج ذیل امور سے وضو نہیں ٹوٹتا:

۱- خون کا ظاہر ہونا جو اپنی جگہ سے بہا نہ ہو۔

۲- خون بہے بغیر گوشت کا گر جانا۔

۳- کیڑے کا زخم سے یا کان سے یا ناک سے نکلنا۔

۴- قے جو منہ بھر کر نہ آئے۔

۵- بلغم کی قے اگرچہ بلغم زیادہ ہو۔

۶- اگر کسی کو چت لیٹے ہوئے ہلکی سی نیند آ جائے اور وہ اردگرد کے لوگوں کی باتیں سن رہا ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

۷- رکوع کی حالت میں نماز پڑھنے والے کا سو جانا۔

۸- شرم گاہ کو چھونا۔

وضو کے مسائل

درمیانِ وضو اگر ریح خارج ہو یا کوئی ایسی بات ہو جس سے وضو جاتا رہتا ہے تو پھر نئے سرے سے وضو کرے۔ اگر کسی کے زخم سے ہر وقت خون یا پیپ بہتی رہتی ہو یا ہر وقت پیشاب کا قطرہ آتا رہتا ہو یا اسے ہوا خارج ہونے کی بیماری لاحق ہو تو ایسا شخص ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے، اس کی نماز ہو جائے گی کیوں کہ وہ معذور ہے۔ جب تک مقررہ نماز کا وقت رہے گا یہ وضو باقی رہے گا۔

وُضو کی دعائیں

کلی کرتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

’’اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! تلاوتِ قرآن، اپنے ذکر، شکر اور اچھی طرح عبادت پر میری مدد فرما۔‘‘

ناک میں پانی ڈالتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِيْ رَائِحَةَ النَّارِ.

’’اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! مجھے جنت کی خوشبو عطا کر اور جہنم کی بدبو سے محفوظ کر۔‘‘

چہرہ دھوتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ.

’’اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! اس دن میرا چہرہ سفید رکھنا جس دن بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض چہرے سیاہ ہوں گے۔‘‘

دایاں بازو دھوتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ وَحَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا.

’’اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! میرا نامۂ اعمال میرے دائیں ہاتھ میں دینا اور میرا حساب آسان کرنا۔‘‘

بایاں بازو دھوتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ.

’’اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! میرا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں نہ دینا اور نہ ہی پسِ پشت سے۔‘‘

سر کا مسح کرتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِىْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ.

’’اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! اس دن مجھے اپنے عرش کے سائے میں رکھنا جس دن تیرے عرش کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔‘‘

کانوں کا مسح کرتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ

اَحْسَنَهٗ.

’’اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے کر دے جو تیری بات غور سے سنتے ہیں اور اچھی باتوں کی پیروی کرتے ہیں۔‘‘

گردن کا مسح کرتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ.

’’اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! میری گردن کو جہنم کی آگ سے آزاد رکھنا۔‘‘

دایاں پاؤں دھوتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ.

’’اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! اس دن پل صراط پر مجھے ثابت قدم رکھنا جب (کچھ لوگوں کے) قدم پھسلیں گے۔‘‘

بایاں پاؤں دھوتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَّتِجَارَتِيْ لَنْ تَبُوْرَ.

’’اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! میرے گناہ بخش دے، میری کوشش قبول فرما اور میری تجارت میں نقصان نہ ہو۔‘‘

مسائلِ غسل

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا. (المائدة، ٥:٦)

’’اور اگر تم حالتِ جنابت میں ہو تو (نہا کر) خوب پاک ہو جاؤ۔‘‘

غسل کا مسنون طریقہ

پہلے دونوں ہاتھ کلائی تک دھوئے، پھر استنجا کرے اور جس جگہ نجاست ہو اس کو دور کرے۔ پھر وضو کرے اور وضو کے بعد تین مرتبہ سارے جسم پر پانی بہائے، پانی بہانے کی ابتدا سر سے کرے اور اِس کے بعد دائیں کندھے کی طرف سے پانی بہائے، پھر بائیں کندھے کی طرف سے پانی بہانے کے بعد پورے بدن پر تین مرتبہ پانی ڈالے اور مَلے۔ دورانِ غسل کسی سے کلام نہ کرے۔

غسل کے فرائض

غسل کے تین فرض ہیں:

۱۔ کلی کرنا، اس طرح کہ پانی حلق کی جڑ تک پہنچ جائے۔ لیکن روزہ کی حالت میں اِحتیاط کی جائے۔ اگر حالتِ روزہ میں پانی حلق سے نیچے اتر گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

۲- ناک میں پانی ڈالنا کہ جہاں تک نرم ہڈی ہے دُھل جائے۔

۳- سارے بدن پر ایک بار اس طرح پانی بہانا کہ کوئی بھی جگہ خشک نہ رہ جائے۔

غسل کی فرضیت کی صورتیں

غسل فرض ہونے کی پانچ صورتیں ہیں:

۱- منی کا شہوت سے نکلنا۔

۲- سوتے میں احتلام ہونا۔

۳- مرد و عورت کا ہم بستری کرنا خواہ منی نکلے یا نہ نکلے۔

۴- عورت کا حیض سے فارغ ہونا۔

۵- نفاس ختم ہونا یعنی بچہ پیدا ہونے کے بعد آنے والے خون کا بند ہونا۔

غسلِ مسنون

درج ذیل اوقات میں غسل کرنا سنت ہے:

۱- نماز جمعہ کے لیے۔

۲- دونوں عیدوں کی نماز کے لیے۔

۳- احرام باندھتے وقت۔

۴- عرفہ کے دن۔

غسلِ مستحب

درج ذیل صورتوں میں غسل کرنا مستحب ہے:

۱۔ جو آدمی پاکیزگی کی حالت میں مسلمان ہوا ہو۔

۲۔ جو بچہ عمر کے اعتبار سے بالغ ہو۔

۳۔ جو شخص جنون کے عارضہ سے صحت یاب ہوا ہو۔

۴۔ نشتر لگوانے کے بعد۔

۵۔ میت کو غسل دینے کے بعد۔

۶۔ شبِ برأت میں عبادت کے لیے۔

۷۔ لیلۃ القدر میں بطورِ خاص عبادت کے لیے۔

۸۔ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے۔

۹۔ مدینہ طیبہ میں داخل ہونے کے لیے۔

۱۰۔ قربانی کے دن مزدلفہ میں ٹھہرنے کے لیے۔

۱۱۔ طوافِ زیارت کے لیے۔

۱۲۔ سورج گرہن کی نماز کے لیے۔

۱۳۔ نمازِ اِستسقاء کے لیے۔

۱۴۔ خوف کے وقت۔

۱۵- دن میں سخت اندھیرے کے وقت۔

۱٦- تیز آندھی کے وقت۔

غسل کے مسائل

رمضان کی رات جنبی ہوا تو بہتر یہی ہے کہ طلوعِ فجر سے پہلے غسل کرے تاکہ روزے کا ہر حصہ جنابت سے خالی ہو۔ اگر غسل نہیں کیا تو روزہ میں کچھ نقصان نہیں۔ جنبی کا مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآنِ پاک کو چھونا اور پڑھنا حرام ہے۔ جنبی نے اگر درود شریف یا کوئی دعا پڑھ لی تو کوئی حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا کلی کر کے پڑھے۔ جنبی کے لیے اذان کا جواب دینا جائز ہے۔ جس پر غسل واجب ہو اس کو چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے کیوں کہ جس گھر میں جنبی ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ وضو یا غسل کے لیے پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمّم کرنا چاہیے۔

مسائلِ تیمّم

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ. (المائدہ، ۶:۵)

’’پھر تم پانی نہ پاؤ تو (اندریں صورت) پاک مٹی سے تیمّم کرلیا کرو۔ پس (تیمّم یہ ہے کہ) اس (پاک مٹی) سے اپنے چہروں اور اپنے (پورے) ہاتھوں کا مسح کر لو۔‘‘

اگر پانی میسر نہ ہو یا غسل/ وضو کرنے سے بیماری بڑھنے کا اندیشہ ہو تو بجائے غسل و وضو کے تیمّم کا حکم ہے۔ غسل اور وضو دونوں کے لئے تیمّم کا طریقہ ایک ہی ہے، صرف نیت میں فرق ہے کہ غسل کے تیمّم کو غسل کے اور وضو کے تیمّم کو وضو کے قائم مقام خیال کرے۔

تیمّم کا طریقہ

پہلے نیت کرے کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے تیمّم کرتا ہوں۔ پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ کر کے پاک مٹی یا کسی ایسی چیز پر جو زمین کی جنس سے ہو ایک بار مارکر سارے منہ کا مسح کرے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے۔ پھر اسی طرح ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخنوں سے لے کر کہنیوں سمیت مسح کرے کہ کوئی

جگہ باقی نہ رہے۔

تیمّم کے فرائض

تیمّم کے تین فرائض ہیں:

۱۔ نیت کرنا۔

۲۔ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر سارے منہ پر پھیرنا۔

۳۔ دونوں ہاتھوں کو مٹی پر مار کر کہنیوں تک پھیرنا۔

تیمّم کی سنتیں

تیمّم کی پانچ سنتیں ہیں:

۱۔ بسم اللہ کہنا۔

۲۔ ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔

۳۔ انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا۔

۴۔ زیادہ مٹی لگ جانے پر ہاتھوں کو جھاڑنا اس طرح کہ ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا۔

۵۔ داڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا۔

دیگر مسائل

انگوٹھی، چھلے، چوڑیاں وغیرہ پہنی ہوں تو ان کو اتار کر یا ہٹا کر ان کے نیچے ہاتھ

پھیرنا فرض ہے۔ جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہو، نہ پگھلتی ہو، نہ نرم ہوتی ہو وہ زمین کی جنس سے ہے، اس سے تیمّم جائز ہے اگرچہ اس پر غبار نہ ہو۔ ایسا پاک کپڑا جس پر غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے غبار اُڑتا نظر آئے اس سے بھی تیمّم جائز ہے۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمّم بھی جاتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ پانی کے میسر آنے سے بھی تیمّم ٹوٹ جاتا ہے۔ ہر نماز کے لیے نئے سرے سے تیمّم کرنا ضروری ہے۔

موزوں پر مسح کے اَحکام

مسح کا لغوی معنی ’کسی چیز پر ہاتھ پھیرنا‘ ہے اور شریعت کی اصطلاح میں مسح سے مراد ’تر ہاتھ کا کسی عضو یا موزوں پر پھیرنا‘ ہے۔

موزوں پر مسح کرنا جائز اَمر ہے اور شریعتِ محمدی میں اس کی اجازت دی گئی ہے کہ سفر و حضر میں موزوں پر مسح کر سکتے ہیں۔ یہ حکم دراصل ایک رخصت ہے جو شارع ﷺ نے مکلّف کو عطا کر رکھی ہے۔

موزوں پر مسح اُس وقت واجب ہوجاتا ہے جب موزے اتارنے اور پاؤں دھونے میں نماز کے قضاء ہونے کا اندیشہ ہو۔ نیز اگر اتنا پانی نہ ہو جس سے پاؤں دھوئے جا سکیں تو واجب ہے کہ موزوں پر مسح کیا جائے۔ ان صورتوں کے علاوہ موزوں پر مسح کرنا محض رخصت یا اَمرِ جائز ہے مثلاً جسم کے کسی بھی عضو پر چوٹ لگی ہو، زخم پر پٹی بندھی ہو یا مرہم لگی ہو جسے پانی لگنے سے نقصان کا اندیشہ ہو تو اس کا مسح کر لینا جائز ہے۔ بہرحال پاؤں دھونا مسح کرنے سے اَفضل ہے۔

موزوں پر مسح ان صورتوں میں فرض ہو جا تا ہے، مثلاً: وقوفِ عرفہ یعنی حج کے موقع پر قلتِ وقت کے باعث عرفات میں ٹھہرنے کا فریضہ ادا نہ ہونے کا اندیشہ ہو تو لازم ہے کہ موزہ نہ اتارا جائے بلکہ اسی پر مسح کیا جائے۔

موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ

موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں پاؤں کا مسح دائیں ہاتھ کی تین انگلیوں سے اور بائیں پاؤں کا مسح بائیں ہاتھ کی تین انگلیوں سے کیا جائے گا، انگلیوں کو پاؤں کی پشت سے شروع کر کے پنڈلی تک کھینچا جائے گا۔ مسح کرتے وقت انگلیوں کا تر ہونا ضروری ہے۔

موزوں پر مسح کی شرائط

موزوں پر مسح کی درج ذیل شرائط ہیں:

۱۔ چمڑے کے ہوں یا کم اَز کم تلا چمڑے کا ہو باقی حصہ کسی اور موٹی چیز کا ہو۔

۲۔ موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں۔

۳۔ پاؤں سے چپٹے ہوئے ہوں کہ انہیں پہن کر آسانی سے چل پھر سکے۔

۴۔ وضو کر کے پہنا ہو۔

۵۔ پہننے سے پہلے جنبی ہو نہ پہننے کے بعد جنبی ہوا ہو۔

۶۔ مقررہ مدت کے اندر پہنے جائیں۔

۷۔ کوئی موزہ پاؤں کی تین انگلیوں کے برابر پھٹا ہوا نہ ہو۔

مدتِ مسح

موزوں پر مسح کی مدت مقیم شخص (جو مسافر نہ ہو) کے لیے ایک دن اور ایک

رات ہے جبکہ مسافر کے لیے مدت تین دن اور تین راتیں ہے۔ حضرت شریح بن ہانی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر موزوں پر مسح کرنے کی مدت پوچھی تو آپ نے فرمایا: حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے یہ مسئلہ دریافت کرو کیونکہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اکثر سفر میں رہا کرتے تھے۔ اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسافر کے لیے تین دن اور تین راتوں کی اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات کی مدت مقرر فرمائی ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب التوقیت فی المسح علی الخفین، ۱: ۲۳۲، رقم: ۲۷۶)

یہ حدیث مبارکہ جمہور فقہاء کے مذہب پر واضح طور پر دلالت کرتی ہے کہ موزوں پر مسح کی درج بالا مدت متعین ہے۔

مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

۱۔ وہ چیزیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انہی سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

۲۔ مدتِ مسح پوری ہو جانے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

۳۔ اگر ایک موزہ اتار دیا تو مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

۴۔ کسی طرح موزہ کے اندر پانی داخل ہو گیا مثلاً وہ آدمی پانی میں داخل ہوا اور اس کا نصف سے زیادہ پاؤں دھل گیا تو مسح ٹوٹ جائے گا۔

کن چیزوں پر مسح جائز نہیں؟

مندرجہ ذیل چیزوں پر مسح جائز نہیں:

۱۔ جرابوں پر۔

۲۔ ہاتھ پر پہنے ہوئے دستانوں پر۔

۳۔ ٹوپی پر۔

۴۔ سر پر بندھے ہوئے مفلر یا عمامے پر۔

۵۔ دوپٹے یا برقعے پر۔

۶۔ سر پر مہندی یا خضاب کی تہہ جمی ہو۔ لیکن اگر سر پر خضاب یا مہندی کی تہہ نہ جمی ہو بلکہ بالوں کو صرف رنگ لگا ہو تو مسح ہو جائے گا۔

مسائلِ اَذان و اِقامت

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ. (المائدہ، ۵:۵۸)

’’اور جب تم نماز کے لیے (لوگوں کو بہ صورتِ اذان) پکارتے ہو۔‘‘

پانچوں وقت کی نماز کے لیے جس میں جمعہ بھی ہے اذان سنتِ مؤکدہ ہے۔ اذان وقت پر کہنی چاہیے۔ فرضِ عین کے علاوہ کسی نماز کے لئے اذان نہیں ہے۔ عورتوں کا اذان کہنا مکروہ تحریمی ہے۔ بے وضو کی اذان ہوجائے گی مگر مکروہ ہوگی، اس لیے بہتر یہ ہے کہ باوضو ہوکر اذان دی جائے۔

بلند جگہ قبلہ رُخ کھڑے ہوکر کانوں میں انگلیاں ڈال کر اذان اس طرح کہنی چاہیے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ط حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ط حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ط حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

’’اللہ ہی بڑا ہے، اللہ ہی بڑا ہے۔ اللہ ہی بڑا ہے، اللہ ہی بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود

نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز پڑھنے کے لیے، آؤ نماز پڑھنے کے لیے۔ آؤ نجات پانے کے لیے، آؤ نجات پانے کے لیے۔ اللہ ہی بڑا ہے، اللہ ہی بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔"

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوۃِ کہتے وقت دائیں طرف اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں طرف منہ کرنا چاہیئے۔ اگر فجر کی اذان ہو تو حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ اَلصَّلٰوۃُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے) کہنا سنت ہے۔

اذان کے مسائل

بہتر یہ کہ مؤذن صالح اور پرہیزگار ہو اور ثواب کی نیت پر اذان کہتا ہو۔ فاسق، نشئی، پاگل اور ناسمجھ بچے کی اذان مکروہ و واجب الاعادہ ہے۔ حیض و نفاس والی عورت، خطبہ سننے والے، قضائے حاجت اور جماع کرنے والے پر اذان کا جواب نہیں ہے۔ جب اذان ہو تو چاہیے کہ اتنی دیر سب کام یہاں تک کہ قرآن بھی پڑھ رہا ہو تو موقوف کر دے اور چل رہا ہو تو کھڑا ہو کر اذان سنے اور جواب دے۔ اگر چند اذانیں سنے تو اس پر پہلی اذان کا جواب ہے۔ اگر سب کا جواب دے تو بہتر ہے۔

اِقامت

اذان کے بعد جماعت کھڑی ہونے کے وقت جو دعا کہی جاتی ہے اس کے

الفاظ اذان کے مثل ہیں، چند باتوں کا فرق ہے:

۱- حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ (جماعت کھڑی ہو گئی) کہے۔

۲- اذان کے مقابلے میں آواز پست ہو۔

۳- اس کے کلمات جلد کہے جائیں۔

۴- کانوں میں انگلیاں نہ ڈالے۔

اِجابتِ اذان و اِقامت

اذان و اِقامت دونوں کا جواب دینا مستحب ہے۔ اِجابت کا مطلب یہ ہے کہ سننے والا بھی وہی کلمات کہتا جائے اور اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ کہتے وقت انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے اور پہلی مرتبہ صَلَّی اللهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِاور دوسری مرتبہ قُرَّةُ عَيْنِی اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِی بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ کہے۔ جو ایسا کرے گا حضور ﷺ اس کی شفاعت فرمائیں گے اور اس کی آنکھوں کی روشنی کبھی نہ جائے گی۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِااللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ کہے اور فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہے اور اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللهُ وَاَدَامَهَا کہے۔

اذان کے بعد کی دعا

اذان کے بعد مؤذن و سامعین درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ.

”اے اللہ! اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے مالک! تو ہمارے سردار حضرت محمد (ﷺ) کو وسیلہ اور فضیلت اور بہت بلند درجہ عطا فرما اور ان کو اس مقامِ محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، اور ہمیں قیامت کے دن ان کی شفاعت نصیب فرما۔ بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔“

مسائلِ نماز

مسلمانوں پر اﷲ تعالیٰ کے عائد کردہ فرائض میں سب سے بڑا فریضہ نماز ہے۔ نماز کو دین کا ستون کہا گیا ہے۔ حدیثِ مبارکہ میں ہے:

اَلصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّيْنِ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّيْنَ.

(عجلونی، کشف الخفاء، ۲: ۴۰)

”نماز دین کا ستون ہے، جس نے اس کو ترک کیا پس اس نے پورے دین کو منہدم کیا۔“

حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز کو دین کا مرکزی ستون قرار دیا ہے۔ جس طرح کوئی عمارت بغیر ستون کے قائم نہیں رہ سکتی اسی طرح دین کی عمارت اقامتِ صلوٰۃ کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی۔ دین کی عمارت کو قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ بندہ نماز قائم کرے۔

نماز ادا کرنے کی اہمیت وفضیلت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآنِ مجید میں تقریباً سات سو مقامات پر نماز کا ذکر آیا ہے۔ درج ذیل آیاتِ مبارکہ میں نماز کی فضیلت بیان کی گئی ہے:

۱۔ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَo

(البقرة، ۲: ۴۳)

’’اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ (مل کر) رکوع کیا کرو○‘‘

۲- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ○(البقرہ، ۲: ۱۵۳)

’’اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعے (مجھ سے) مدد چاہا کرو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ (ہوتا) ہے○‘‘

اِس کے علاوہ کثیر احادیثِ مبارکہ میں فضیلتِ نماز بیان کی گئی ہے اور نماز ادا نہ کرنے پر وعید آئی ہے۔ نیز نماز کی جملہ تفصیلات بھی ہمیں احادیث مبارکہ میں ہی ملتی ہیں۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ سبحانہ وتعالیٰ، مَنْ أَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ، كَانَ لَهُ عَلَى اللهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللهِ عَهْدٌ، إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ. (سنن أبي داود، کتاب الصلاۃ، باب فی المحافظۃ فی وقت الصلوات، ۱: ۱۷۴، ۱۷۵، رقم: ۴۲۱)

’’پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض قرار دیا ہے۔ جس نے ان نمازوں کو بہترین وضو کے ساتھ ان کے مقررہ اوقات پر ادا کیا اور ان

نمازوں کو رکوع، سجود اور کامل خشوع سے ادا کیا، تو ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کی مغفرت فرما دے گا اور جس نے ایسا نہیں کیا (یعنی نماز ہی نہ پڑھی یا نماز کو اچھی طرح نہ پڑھا) تو ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں ہے، اگر چاہے تو اس کی مغفرت فرما دے اور چاہے تو اس کو عذاب دے۔‘‘

نماز کو جہاں اَفضل ترین عبادت قرار دیا گیا ہے وہیں ترکِ نماز سب سے بڑا گناہ بھی ہے۔ جس طرح نماز انسان کو نیکی اور سعادت کی بلندیوں پر لے جاتی ہے اسی طرح ترکِ نماز سے ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ۝ (الروم، ۳۰: ۳۱)

’’اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے مت ہو جاؤ۔‘‘

یہ وعید سن کر ہر تارکِ صلوٰۃ کو لرز جانا چاہیے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز ہی کو مسلمان اور کافر کے درمیان حدِ فاصل قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَقَدْ كَفَرَ. (صحیح ابن حبان، ۴: ۳۲۳، رقم: ۱۴۶۳)

’’جس نے (جان بوجھ) کر نماز ترک کی اس نے (گویا) کفر کیا۔‘‘

فرض نماز کی نیت

جس وقت کی نماز اور جتنی رکعات ہوں، نیت میں ان کا ذکر کیا جائے۔ مثال کے طور پر ظہر کے فرضوں کی نیت یوں کی جائے گی:

میں نیت کرتا / کرتی ہوں چار رکعت فرض نماز ظہر کی، واسطے اللہ تعالیٰ کے، منہ طرف کعبہ شریف کے۔

اگر امام کے پیچھے ہوں تو پھر کہا جائے: ’پیچھے اس امام کے۔‘ اس کے بعد تکبیرِ تحریمہ یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔

سنت نماز کی نیت

میں نیت کرتا / کرتی ہوں ...... رکعت سنت نماز ...... کی، واسطے اللہ تعالیٰ کے، منہ طرف کعبہ شریف کے، اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

نفل نماز کی نیت

میں نیت کرتا/کرتی ہوں ...... رکعت نفل نماز ...... کی، واسطے اللہ تعالیٰ کے، منہ طرف کعبہ شریف کے، اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

واجب نماز کی نیت

میں نیت کرتا/کرتی ہوں تین رکعت وتر واجب نماز عشاء کی، واسطے اللہ تعالیٰ کے، منہ طرف کعبہ شریف کے، اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز پڑھنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ نمازی کا بدن، کپڑے اور نماز کی جگہ پاک ہو اور نماز کا وقت ہو گیا ہو۔ پھر باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے دونوں پاؤں کے

درمیان کم از کم چار انگلیاں اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو۔ جو نماز پڑھنی ہے اس کا دل سے ارادہ کرے اور زبان سے کہنا مستحب ہے۔ پھر دونوں ہاتھ اپنے کانوں کی لو تک لے جائے اس طرح کہ ہتھیلیاں قبلہ رُخ ہوں اور انگلیاں نہ کھلی ہوئی ہوں نہ ملی ہوئی بلکہ اپنی نارمل حالت میں ہوں۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے اس طرح کہ داہنی ہتھیلی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیاں کلائی کے اغل بغل ہوں اور نظر سجدہ کی جگہ پر رہے اور ثناء پڑھے۔

ثناء

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا اِلٰـهَ غَيْرُكَ.

”اے اللہ! ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں، تیری تعریف کرتے ہیں، تیرا نام بہت برکت والا ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔“

اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے تو ثناء پڑھ کر خاموش ہو جائے اور اگر تنہا ہو تو ثناء کے بعد تعوذ، تسمیہ اور سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورۃ ملا کر پڑھے۔

تعوذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○

’’میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا/ مانگتی ہوںo‘‘

تسمیہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِo

’’اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہےo‘‘

سورۃ الفاتحہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَo الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ o مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِo اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ o اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَo صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَo

’’سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش فرمانے والا ہے o نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا ہےo روزِ جزا کا مالک ہےo (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں o ہمیں سیدھا راستہ دکھاo ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایاo ان لوگوں کا نہیں جن پر غضب کیا گیا ہے اور نہ (ہی) گمراہوں کاo‘‘

سورۃ الفاتحہ پڑھنے کے بعد اِمام اور مقتدی دونوں آہستہ آواز سے کہیں:

آمین۔

اس کے بعد کوئی سی چھوٹی سورت یا کم اَز کم تین آیات پڑھی جائیں۔

سورۃ العصر

وَالْعَصْرِo اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍo اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِo

’’زمانہ کی قسم (جس کی گردش انسانی حالات پر گواہ ہے)oبے شک انسان خسارے میں ہے (کہ وہ عمرِ عزیز گنوا رہا ہے)o سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے اور (معاشرے میں) ایک دوسرے کوحق کی تلقین کرتے رہے اور (تبلیغِ حق کے نتیجے میں پیش آمدہ مصائب وآلام میں) باہم صبر کی تاکید کرتے رہےo‘‘

سورۃ الکوثر

اِنَّآ اَعْطَیْنٰـکَ الْکَوْثَرَ o فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ o اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُo

’’بے شک ہم نے آپ کو (ہر خیر و فضیلت میں) بے انتہا کثرت بخشی ہےoپس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں (یہ ہدیۂ تشکّر ہے)o بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل اور بے نام ونشاں ہوگا o‘‘

سورۃ الکافرون

قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ o لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَo وَ لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ

اَعۡبُدُ○ وَ لَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ○ وَ لَآ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَآ اَعۡبُدُ ○ لَكُمۡ دِيۡنُكُمۡ وَلِيَ دِيۡنِ ○

’’آپ فرما دیجیے: اے کافرو!○ میں ان (بتوں) کی عبادت نہیں کرتا جنہیں تم پوجتے ہو○ اور نہ تم اس (رب) کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں ○ اور نہ (ہی) میں (آئندہ کبھی) ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن (بتوں) کی تم پرستش کرتے ہو○ اور نہ (ہی) تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس (رب) کی میں عبادت کرتا ہوں○ (سو) تمہارا دین تمہارے لیے اور میرا دین میرے لیے ہے○‘‘

سورۃ الاخلاص

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ○ لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ○ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ○

’’(اے نبیِ مکرّم!) آپ فرما دیجئے: وہ اللہ ہے جو یکتا ہے○ اللہ سب سے بے نیاز، سب کی پناہ اور سب پر فائق ہے ○ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہی وہ پیدا کیا گیا ہے○ اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے○‘‘

پھر اَللّٰهُ اَكۡبَرُ کہتے ہوئے رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ کی انگلیوں سے مضبوط پکڑ لے اور اتنا جھکے کہ سر اور کمر برابر ہو جائے اور کم سے کم تین بار کہے:

تسبیح رکوع

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ.

’’پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا۔‘‘

اگر جماعت ہو تو پھر رکوع سے اٹھتے ہوئے صرف امام تسمیع کہے:

تسمیع

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنۡ حَمِدَهٗ.

’’اللہ تعالیٰ نے اس بندے کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔‘‘

قومہ

پھر دونوں ہاتھ چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہو جائے اور مقتدی تحمید کہے۔

تحمید

رَبَّنَا لَكَ الۡحَمۡدُ.

’’اے ہمارے پروردگار! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔‘‘

تنہا نماز پڑھنے والا اور جماعت سے پڑھنے والا دونوں تحمید کہیں پھر اَللّٰهُ اَکۡبَرُ کہتا ہوا سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنے پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھے، پھر ناک اور پھر پیشانی خوب جمائے اور چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے اور مرد

بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور کُہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پیٹ قبلہ رُو زمین پر جمے ہوئے ہوں اور کم سے کم تین بار پڑھے:

سجدہ کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی.

’’پاک ہے میرا پروردگار جو بلند تر ہے۔‘‘

جلسہ

پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا سجدہ سے اس طرح اٹھے کہ پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھ اٹھیں اور بایاں قدم بچھا کر اس پر بیٹھے اور داہنا قدم کھڑا کر کے رکھے۔ اس کی انگلیاں قبلہ رُو ہوں اور ہاتھ رانوں پر گھٹنوں کے قریب کہ ان کی انگلیاں بھی قبلہ رُخ ہوں۔

دوسرا سجدہ

اسی طرح جلسہ سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے اور پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔

قیام

تسمیہ، فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر اسی طرح رکوع و سجود کرے لیکن امام کے پیچھے

مقتدی تسمیہ، فاتحہ اور سورۃ نہیں پڑھے گا بلکہ خاموش کھڑا رہے گا۔

قعدہ

دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہوکر اس طرح بیٹھ جائے جس طرح دوسجدوں کے درمیان بیٹھا تھا۔ پھر بیٹھ کر تشہد پڑھے۔

تشہد

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

’’تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ، اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔‘‘

جب تشہد میں کلمہ لَا پر پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلی اور اس کے پاس والی انگلی کو ہتھیلی سے ملادے اور لفظ لَا پر شہادت کی انگلی اٹھائے اور اِلَّا پر گرادے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کردے۔ اگر دو رکعت والی نماز ہے تو اس تشہد کے بعد درود ابراہیمی اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔

دو یا چار رکعات نماز کا طریقہ

اگر چار رکعت والی نماز ہے تو تشہد کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر کھڑا ہو جائے اور دونوں رکعتوں میں اگر فرض ہوں تو صرف تسمیہ اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر رکوع و سجود کرے اور اگر سنت و نفل ہوں تو سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورۃ بھی پڑھے لیکن امام کے پیچھے مقتدی تسمیہ اور فاتحہ نہیں پڑھے گا بلکہ خاموش کھڑا رہے گا۔ پھر چار رکعتیں پوری کر کے بیٹھ جائے اور تشہد، درودِ ابراہیمی اور دعا پڑھے اور سلام پھیر دے۔

درودِ ابراہیمی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

’’اے اللہ! رحمتیں نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر، جس طرح تو نے رحمتیں نازل کیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! تو برکتیں نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر، جس طرح تو نے برکتیں نازل فرمائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے۔‘‘

دعاے ماثورہ

درودِ ابراہیمی کے بعد یہ دعا پڑھیں:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ۝ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۝

”اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم رکھنے والا بنا دے، اے ہمارے رب! اور تو میری دعا قبول فرما لے ۝ اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو (بخش دے) اور دیگر سب مومنوں کو بھی، جس دن حساب قائم ہوگا ۝“

اگر چاہے تو قرآن و حدیث میں مذکور کوئی اور دعا بھی پڑھ سکتا ہے، مثلاً:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْٓ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

”اے اللہ! بیشک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔ سو (اپنی خاص بخشش سے) مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔“

پھر نماز ختم کرنے کے لیے پہلے دائیں اور پھر بائیں طرف منہ کرکے سلام کہے۔

سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللهِ.

’’تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو۔‘‘

داہنی طرف کے سلام میں داہنی طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے کہ میں ان کو سلام کہہ رہا ہوں اور بائیں طرف کے سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے اور جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی نیت بھی کرے۔ اسی طرح امام بھی دونوں طرف کے سلاموں میں فرشتوں اور مقتدیوں کی نیت کرے ۔ جب تنہا ہوتو دونوں طرف کے فرشتوں کی نیت کرے۔

مرد اور عورت کی نماز میں فرق

مرد اور عورت کی جسمانی ساخت میں جو فرق پایا جاتا ہے، شریعت کی رُو سے شرعی اَحکام و مسائل میں بھی اس کا پاس و لحاظ رکھا گیا ہے۔ طہارت کے مسائل ہوں یا حج کے، روزہ کے مسائل ہوں یا زکوٰۃ کے، عورت کے عورت ہونے کا کسی نہ کسی حکم سے اِظہار ہو جاتا ہے جس طرح نمازِ جمعہ و عیدین مردوں پر فرض ہے عورتوں پر نہیں۔

اِسی طرح نماز جیسی افضل عبادت میں بھی بعض مخصوص مواقع پر عورت کا طریقۂ نماز مرد سے مختلف رکھا گیا تاکہ عورت کے پردہ کا لحاظ رکھا جائے۔ اس کے اعضائے نسوانی کا اعلان و اظہار نہ ہو مثلاً عورت نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ

کندھے تک اٹھاتی ہے جبکہ مرد کانوں کی لو تک، مردوں کو سجدہ میں پیٹ رانوں سے اور بازو بغل سے جدا رکھنے کا حکم ہے۔ جبکہ عورت کو سمٹ کر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو اپنی دونوں رانوں سے چپکائے ۔ مرد اور عورت کی نماز میں یہ بنیادی فرق (پردہ) کے اعتبار سے ہے۔

دعائے قنوت

نمازِ عشاء کے تین وتروں کی آخری رکعت میں قیام کے دوران میں سورۃ فاتحہ اور دوسری کوئی سورۃ پڑھنے کے بعد درج ذیل دعائے قنوت پڑھی جائے:

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ، وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ، وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ، اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ، وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ، وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌّ.

”اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے بخشش چاہتے ہیں، تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں، ہم تیری اچھی تعریف کرتے ہیں، تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے، اور جو تیری نافرمانی کرے اُس سے مکمل طور پر علیحدگی اختیار کرتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور

تیرے لیے ہی نماز پڑھتے، تجھے ہی سجدہ کرتے ہیں۔ تیری ہی طرف دوڑتے اور حاضری دیتے ہیں، ہم تیری رحمت کے امید وار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو ہی پہنچنے والا ہے۔‘‘

اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہوتو اسے چاہیے کہ وہ دعا یاد کرے اور جب تک دعائے قنوت یاد نہ ہوتو اس کی جگہ یہ دعا پڑھ لے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

(البقرة،۲: ۲۰۱)

’’اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور آخرت میں (بھی) بھلائی سے نواز اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔‘‘

اور اگر یہ دعا بھی نہ یاد ہوتو تین مرتبہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا پڑھ لے۔ اگر نمازی دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں چلا جائے تو واپس نہ لوٹے بلکہ سجدۂ سہو کرے۔

نماز کی شرائط، فرائض، واجبات اور سنتیں

پوری نماز پڑھنے کا طریقہ جو قبل ازیں بیان ہوا ہے اس میں کچھ نماز کی شرائط، کچھ فرائض، کچھ واجبات اور کچھ سنن و مستحبات ہیں۔ نمازی کو چاہیے کہ انہیں الگ الگ یاد رکھے تاکہ نماز میں کسی قسم کا نقص واقع نہ ہو۔

شرائطِ نماز

نماز کی چھ شرطیں ہیں:

۱- طہارت یعنی نمازی کا بدن اور کپڑے پاک ہوں۔

۲- نماز کی جگہ پاک ہو۔

۳- سترِ عورت یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے وہ چھپا ہوا ہو۔ مرد کے لیے ستر ناف سے لے کر گھٹنے تک ہے اورعورت کے لیے ہاتھوں، پاؤں اور چہرہ کے علاوہ سارا بدن ستر ہے۔

۴- استقبالِ قبلہ یعنی منہ اور سینہ قبلہ کی طرف ہو۔

۵- وقت یعنی نماز کا اپنے وقت پر پڑھنا۔

۶- نیت کرنا۔ دل کے پکے ارادہ کا نام نیت ہے اگرچہ زبان سے کہنا مستحب ہے۔

نماز شروع کرنے سے پہلے ان شرطوں کا ہونا ضروری ہے ورنہ نماز نہیں ہوگی۔

فرائضِ نماز

نماز کے سات فرائض ہیں:

۱۔ تکبیرِ تحریمہ یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا۔

۲۔ قیام یعنی سیدھا کھڑے ہوکر نماز پڑھنا۔فرض، وتر، واجب اور سنت نماز میں قیام فرض ہے، بلاعذرِ صحیح اگر یہ نمازیں بیٹھ کر پڑھے گا تو ادا نہیں ہوں گی۔ نفل نماز میں قیام فرض نہیں۔

۳۔ قرأت یعنی مطلقاً ایک آیت پڑھنا۔فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اورسنت وتر و نوافل کی ہر رکعت میں فرض ہے جب کہ مقتدی کسی نماز میں قرأت نہیں کرے گا۔

۴۔ رکوع کرنا۔

۵۔ سجدہ کرنا۔

۶۔ قعدۂ اخیرہ یعنی نماز پوری کرکے آخر میں بیٹھنا۔

۷۔ خروج بصنعِہٖ یعنی دونوں طرف سلام پھیرنا۔

اِن فرضوں میں سے ایک بھی رہ جائے تو نماز نہیں ہوتی اگرچہ سجدۂ سہو کیا جائے۔

واجباتِ نماز

نماز میں درج ذیل چودہ امور واجبات میں سے ہیں:

۱- فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے یا باجماعت نماز میں اِمام کے لیے)۔

۲- فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا۔

۳- فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب، سنت اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت یا بڑی آیت یا تین چھوٹی آیات پڑھنا۔

۴- سورہ فاتحہ کو کسی اور سورت سے پہلے پڑھنا۔

۵- قرأت، رکوع، سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا۔

۶- قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔

۷- جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھ جانا۔

۸- تعدیلِ ارکان یعنی رکوع، سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا۔

۹- قعدۂ اُولیٰ یعنی تین، چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہد کے برابر بیٹھنا۔

۱۰- دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔

۱۱- امام کا نمازِ فجر، مغرب، عشاء، عیدین، تراویح اور رمضان المبارک کے وتروں میں بلند آواز سے قرأت کرنا اور ظہر و عصر کی نماز میں آہستہ پڑھنا۔

۱۲- اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ کے ساتھ نماز ختم کرنا۔

۱۳- نمازِ وتر میں قنوت کے لیے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا۔

۱۴- عیدین کی نمازوں میں زائد تکبیریں کہنا۔

نماز کے واجبات میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو سجدۂ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی۔ سجدۂ سہو نہ کرنے اور قصداً ترک کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہے۔

سننِ نماز

جو چیزیں نماز میں حضور نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہیں لیکن ان کی تاکید فرض اور واجب کے برابر نہیں سنن کہلاتی ہیں۔ نماز میں درج ذیل سنن ہیں:

۱- تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔

۲- دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو معمول کے مطابق کھلی اور قبلہ رخ رکھنا۔

۳- تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا۔

۴- امام کا تکبیر تحریمہ اور ایک رکن سے دوسرے رکن میں جانے کی تمام تکبیریں بلند آواز سے کہنا۔

۵- سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا۔

۶- ثناء پڑھنا۔

۷- تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھنا۔

۸- تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا۔

۹- فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا۔

۱۰- آمین کہنا

۱۱- ثنا، تعوذ، تسمیہ اور آمین سب کا آہستہ پڑھنا۔

۱۲- سنت کے مطابق قرأت کرنا یعنی نماز میں جس قدر قرآنِ مجید پڑھنا سنت ہے اتنا پڑھنا۔

۱۳- رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح پڑھنا۔

۱۴- رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا۔

۱۵- قومہ میں امام کا تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور مقتدی کا تحمید رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کا **تسمیع** اور **تحمید** دونوں کہنا۔

۱۶- سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے، پھر دونوں ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی رکھنا اور اٹھتے وقت اس کے برعکس عمل کرنا یعنی پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھ اور اس کے بعد گھٹنے اٹھانا۔

۱۷- جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس

طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلہ رخ ہوں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔

۱۸- تشہد میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ پر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا اور اِلَّا اللّٰهُ پر انگلی گرا دینا۔

۱۹- قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد درودِ ابراہیمی پڑھنا۔

۲۰- درود ابراہیمی کے بعد دعا پڑھنا۔

۲۱- پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔

ان سنتوں میں سے اگر کوئی سنت سہواً رہ جائے یا قصداً ترک کی جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی اور نہ ہی سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے لیکن قصداً چھوڑنے والا گنہگار ہوتا ہے۔

مستحباتِ نماز

نماز میں درج ذیل اُمور بجا لانا مستحب ہے:

۱- قیام میں سجدہ کی جگہ نگاہ رکھنا۔

۲- رکوع میں قدموں پر نظر رکھنا۔

۳- سجدہ میں ناک کی نوک پر نظر رکھنا۔

۴- قعدہ میں گود پر نظر رکھنا۔

۵- سلام پھیرتے وقت دائیں اور بائیں جانب کے کندھے پر نظر رکھنا۔

۶- جمائی کو آنے سے روکنا، نہ رکے تو حالتِ قیام میں دائیں ہاتھ سے منہ

ڈھانک لیں اور دوسری حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پیٹھ سے۔

۷- مرد تکبیرِ تحریمہ کے لیے کپڑے سے ہاتھ باہر نکالیں اور عورتیں اندر رکھیں۔

۸- کھانسی روکنے کی کوشش کرنا۔

۹- حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر امام و مقتدی کا کھڑے ہونا۔

۱۰- حالتِ قیام میں دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار انگلیوں کا فاصلہ ہو۔

مفسداتِ نماز

بعض اعمال کی وجہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور اسے لوٹانا ضروری ہو جاتا ہے، انہیں مفسداتِ نماز کہتے ہیں۔ نماز کو فاسد بنانے والے اعمال درج ذیل ہیں:

۱- نماز میں بات چیت کرنا۔

۲- سلام کرنا۔

۳- سلام کا جواب دینا۔

۴- درد اور مصیبت کی وجہ سے آہ و بکا کرنا یا اُف کہنا (لیکن جنت و دوزخ کے ذکر پر رونے سے نماز فاسد نہیں ہوتی)۔

۵- چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا۔

۶- کسی کی چھینک پر یَرْحَمُكَ اللّٰہُ یا کسی کے جواب میں یَهْدِیْكُمُ اللّٰہُ کہنا۔

۷- بری خبر پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا۔

۸- اچھی خبر پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا۔

۹- دیکھ کر قرآن پڑھنا۔

۱۰- کھانا پینا۔

۱۱- عملِ کثیر یعنی ایسا کام کرنا کہ دیکھنے والا یہ گمان کرے کہ وہ نماز میں نہیں ہے۔

۱۲- نمازی کا اپنے امام کے سوا کسی اور کو لقمہ دینا۔

۱۳- قہقہہ کے ساتھ ہنسنا۔

مکروہاتِ نماز

بعض امور کی وجہ سے نماز ناقص ہو جاتی ہے یعنی نمازی اَصل اَجر و ثواب اور کمال سے محروم رہتا ہے، انہیں مکروہات کہتے ہیں۔ ان سے اِجتناب کرنا چاہیے۔ نماز کو مکروہ بنانے والے امور درج ذیل ہیں:

۱- ہر ایسا کام جو نماز میں اللہ کی طرف سے توجہ ہٹا دے مکروہ ہے۔

۲- داڑھی، بدن یا کپڑوں سے کھیلنا۔

۳- اِدھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا۔

۴- آسمان کی طرف دیکھنا۔

۵- کمر یا کولہے وغیرہ پر ہاتھ رکھنا۔

۶- کپڑا سمیٹنا۔

۷- سَدْلِ ثوب یعنی کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا کندھوں پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں۔

۸- آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی رکھنا۔

۹- انگلیاں چٹخانا۔

۱۰- بول و براز (پاخانہ/ پیشاب) یا ہوا کے غلبے کے وقت نماز ادا کرنا۔ اگر دورانِ نماز میں یہ کیفیت پیدا ہو جائے اور وقت میں بھی گنجائش ہو تو نماز توڑ دینا واجب ہے۔

۱۱- قعدہ یا سجدوں کے درمیان جلسہ میں گھٹنوں کو سینے سے لگانا۔

۱۲- بلا وجہ کھنکارنا۔

۱۳- ناک و منہ کو چھپانا۔

۱۴- جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اس کو پہن کر نماز پڑھنا۔

۱۵- کسی کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا۔

۱۶- پگڑی یا عمامہ اس طرح باندھنا کہ درمیان سے سر ننگا ہو۔

۱۷- کسی واجب کو ترک کرنا مثلاً رکوع میں کمر سیدھی نہ کرنا، قومہ یا جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلے جانا۔

۱۸- قیام کے علاوہ اور کسی جگہ پر قرآنِ حکیم پڑھنا۔

۱۹- رکوع میں قرأت ختم کرنا۔

۲۰- صرف شلوار یا چادر باندھ کر نماز پڑھنا۔

۲۱- امام سے پہلے رکوع و سجود میں جانا یا اٹھنا۔

۲۲- قیام کے علاوہ نماز میں کسی اور جگہ قرآنِ حکیم پڑھنا۔

۲۳- چلتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہنا۔

۲۴- امام کا کسی آنے والے کی خاطر نماز کو بلا وجہ لمبا کرنا۔

۲۵- قبر کے سامنے نماز پڑھنا۔

۲۶- غصب کی ہوئی زمین/مکان/کھیت میں نماز پڑھنا۔

۲۷- الٹا کپڑا پہن/اوڑھ کر نماز پڑھنا۔

۲۸- اچکن وغیرہ کے بٹن کھول کر نماز پڑھنا جبکہ نیچے قمیص نہ ہو۔

نماز توڑنے کے عذر

بلاعذر نماز توڑنا حرام ہے، البتہ چند حالتوں میں نماز توڑنا جائز ہے مثلاً مال کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو نماز توڑنا مباح ہے جبکہ جان بچانے کے لیے واجب ہے، خواہ اپنی جان یا کسی مسلمان کی جان بچانا مقصود ہو۔ نماز توڑنے کے لیے بیٹھنے کی ضرورت نہیں بلکہ کھڑے کھڑے ایک طرف سلام پھیر دینا کافی ہے۔

سجدۂ سہو کا بیان

جب نماز کا کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے یا کسی فرض کو مکرر کیا جائے۔ مثلاً رکوع دو مرتبہ کرے؛ نماز کے فرض یا واجب میں زیادتی ہو جائے مثلاً قعدۂ اوّل میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھ لے تو سجدۂ سہو لازم ہے۔ امام کے سہو سے مقتدی کو بھی سجدہ سہو کرنا ہوگا لیکن اگر مقتدی سے سہو ہو جائے تو مقتدی کو سجدہ سہو لازم نہیں کیوں کہ وہ امام کے تابع ہے۔ امام سہو کرنے لگے تو مقتدی اَللّٰهُ اَكْبَرُ یا سُبْحَانَ اللهِ کہہ کر امام کو یاد دلائے اور اس کی اِصلاح کرے۔ لیکن اگر عورت مقتدی ہو اور امام سہو کرنے لگے تو اگر امام سہو سے لوٹ آئے تو بہتر ورنہ مقتدیہ عورت اَللّٰهُ اَكْبَرُ یا سُبْحَانَ اللهِ کہنے کی بجائے تصفیق (یعنی اپنے دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر مارنے کی آواز) کے ذریعے امام کی اِصلاح کرے گی۔

سجدۂ سہو کا طریقہ

قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد دائیں طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے، اس کے بعد پھر تشہد، درودِ اِبراہیمی اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

فرض نمازیں

۱۔ فجر: کل رکعتیں: 04

☆ 2 سنت مؤکدہ

☆ 2 فرض

فجر کی نماز کا وقت طلوعِ صبحِ صادق سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔

طریقہ: پہلے سنتیں ادا کی جائیں گی پھر دو فرض ادا کیے جائیں گے۔ فجر کی سنتوں کی اہمیت کے پیش نظر شرعی حکم یہ ہے کہ جماعت میں تاخیر سے شامل ہونے کی صورت میں اندازہ کرلیں کہ اگر امام کے سلام پھیرنے سے قبل دو سنتیں ادا کی جاسکتی ہیں تو پہلے سنتیں ادا کرلے اور پھر جماعت میں شامل ہوجائے۔ بصورتِ دیگر جماعت کے ساتھ شامل ہوجائے۔

۲۔ ظہر: کل رکعتیں: 12

☆ 4 سنت مؤکدہ

☆ 4 فرض

☆ 2 سنت مؤکدہ

☆ 2 نفل

ظہر کی نماز کا وقت آفتاب ڈھلنے سے اُس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ اَصلی کے دوگنا ہو جائے۔ یہی وقت نمازِ جمعہ کا ہے۔

۳۔ عصر: کل رکعتیں: 08

- ☆ 4 سنت غیر مؤکدہ
- ☆ 4 فرض

نماز عصر کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد یعنی سوا سایۂ اصلی کے دومثل سایہ ہونے سے آفتاب ڈوبنے تک ہے۔

۴۔ مغرب: کل رکعتیں: 07

- ☆ 3 فرض
- ☆ 2 سنت مؤکدہ
- ☆ 2 نفل

مغرب کا وقت غروبِ آفتاب سے غروبِ شفق تک ہے۔

۵۔ عشاء: کل رکعتیں: 17

- ☆ 4 سنت غیر مؤکدہ
- ☆ 4 فرض
- ☆ 2 سنت مؤکدہ

☆ 2 نفل

☆ 3 وتر واجب

☆ 2 نفل

عشاء کی نماز کا وقت غروبِ سپیدی مذکور سے طلوع فجر تک ہے لیکن شمالاً جنوباً پھیلی ہوئی سپیدی کے بعد جو سپیدی شرقاً غرباً باقی رہتی ہے اس کا کچھ اعتبار نہیں، وہ جانب شرق میں صبح کاذب کی مثل ہے۔

سنتِ مؤکدہ و غیرہ مؤکدہ کی ادائیگی کا فرق

اگر چار رکعت سنتِ مؤکدہ ہیں تو دوسری رکعت کے بعد قعدہ میں تشہد پورا پڑھنے کے بعد اور درودِ ابراہیمی سے قبل کھڑے ہوجائیں۔ تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ ملاکر معمول کے مطابق قعدۂ اخیرہ میں تشہد، درود ابراہیمی اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیں گے۔ جبکہ سنتِ غیر مؤکدہ میں دوسری رکعت میں تشہد کے بعد درود ابراہیمی اور دعا پڑھ کر کھڑے ہوجائیں گے اور تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے ثناء پڑھیں گے۔ بقیہ نماز مؤکدہ سنتوں کی طرح ادا کریں گے۔

نفلی نمازیں

۱- نمازِ تہجد

☆ اس کی کم از کم دو (۲) رکعتیں ہیں۔ مسنون رکعات آٹھ (۸) ہیں اور مشائخ کے ہاں بارہ (۱۲) رکعات کا معمول بھی ہے۔

☆ بعد نمازِ عشاء سو کر جس وقت بھی اٹھ جائیں پڑھ سکتے ہیں۔ بہتر وقت دو (۲) ہیں: نصف شب یا آخر شب۔

☆ تہجد کے لیے اٹھنے کا یقین ہو تو وتر چھوڑ سکتے ہیں۔ اس صورت میں وتر کو نمازِ تہجد کے ساتھ آخر میں پڑھیں۔ یوں کل گیارہ (۱۱) رکعات بن جائیں گی ورنہ وتر بھی نمازِ عشاء کے ساتھ پڑھ لینا بہتر ہے۔

☆ یہ نماز تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے مناجات اور ملاقات کا دروازہ ہے اور انوار و تجلیات کا خاص وقت ہے۔ احادیثِ نبوی ﷺ میں اس کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے:

۱- صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو تمام (نفل) نمازوں میں سب سے زیادہ محبوب صلاۃِ داؤد علیہ السلام ہے، وہ آدھی رات سوتے، (پھر اٹھ کر) ایک تہائی رات عبادت کرتے اور پھر چھٹے حصے میں سو جاتے۔''

۲۔ صحیح مسلم، سنن ترمذی، صحیح ابن حبان، مسند احمد، سنن دارمی، سنن بیہقی، مسند ابویعلیٰ اور شعب الایمان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نمازِ تہجد ہے۔''

۲۔ نمازِ اشراق

☆ اس کا وقت طلوعِ آفتاب سے ۲۰ منٹ بعد شروع ہوتا ہے۔

☆ اسے نمازِ فجر اور صبح کے وظائف پڑھ کر اُٹھنے سے پہلے اسی مقام پر ادا کریں۔

☆ اس کی رکعات کم از کم دو (۲) اور زیادہ سے زیادہ چھ (٦) ہیں۔

☆ اس نماز سے باطن کو نور ملتا ہے اور قلب کو سکون و اطمینان کی دولت نصیب ہوتی ہے۔

۱۔ ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص نمازِ فجر با جماعت ادا کرنے کے بعد طلوع آفتاب تک ذکرِ الٰہی میں مشغول رہا پھر دو رکعت نماز ادا کی تو اسے پورے حج اور عمرے کا ثواب ملے گا۔''

۲۔ ترمذی اور ابوداؤد حضرت ابوذر اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے (حدیث قدسی) روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو میرے لیے شروع دن میں چار رکعتیں پڑھ میں اس دن کے اختتام تک تیری کفایت فرماؤں گا۔''

۳- نمازِ چاشت

☆ اس نماز کا وقت آفتاب کے خوب طلوع ہو جانے پر ہوتا ہے۔ جب طلوعِ آفتاب اورآغازِ ظہر کے درمیان کل وقت کا آدھا حصہ گزر جائے تو یہ چاشت کے لیے افضل وقت ہے۔

☆ اس کی کم از کم چار (۴) اور زیادہ سے زیادہ بارہ (۱۲) رکعات ہیں۔کم از کم دو (۲) اور زیادہ سے زیادہ آٹھ (۸) رکعات بھی بیان کی گئی ہیں۔

☆ دیگر فرائض اورزندگی کی ذمہ داریوں سے فراغت ہوتو نمازِ اشراق سے چاشت تک اسی جگہ پر عبادت اور وظائف واذکار جاری رکھے جائیں۔ احادیث نبوی میں اس نماز کے بہت فضائل بیان ہوئے ہیں:

۱- ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت انس ﷺ سے روایت کیا ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔''

۲- طبرانی نے حضرت ابودرداء ﷺ سے روایت کیا ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے چاشت کی دو رکعتیں پڑھیں وہ غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، اور جو چار پڑھے عابدین میں لکھا جائے گا، اور جو چھ پڑھے اس دن اس کی کفایت کی جائے گی اور جو آٹھ پڑھے اللہ تعالیٰ اسے قانتین میں لکھے گا اور جو بارہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنائے گا۔''

۳- مسند احمد وسننِ ترمذی اورسننِ ابن ماجہ میں حضرت ابوہریرہ ﷺ سے

روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو چاشت کی دو رکعتوں کی پابندی کرے اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔''

۴- نمازِ اوّابین

☆ یہ مغرب اور عشاء کے درمیان کی نماز ہے جو کم از کم دو (۲) طویل رکعات یا چھ (۶) مختصر رکعات سے لے کر زیادہ سے زیادہ بیس (۲۰) رکعات پر مشتمل ہے۔

☆ یہ نماز اجر میں بارہ سال کی عبادت کے برابر بیان کی گئی ہے۔ اس کی فضیلت اور انوار و برکات بھی نمازِ تہجد جیسی ہیں۔

☆ اس کا معمول پختگی سے اپنایا جائے خواہ کم سے کم رکعات ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ خاص قبولیت، قرب، تجلیات اور انعامات کا وقت ہے۔ اس کے اسرار بے شمار ہیں۔

۱- ترمذی اور ابن ماجہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعات نفل اس طرح (مسلسل) پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے تو اس کے لیے یہ نوافل بارہ برس کی عبادت کے برابر شمار ہوں گے۔''

۲- طبرانی نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔''

۴- ترمذی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ''جو شخص مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائے گا۔''

۵- نمازِ توبہ

مکروہ اوقات کے علاوہ کسی بھی وقت دو رکعت نفل نمازِ توبہ ادا کی جاسکتی ہے۔ خصوصاً گناہ سرزد ہونے کے بعد اس نماز کے پڑھنے سے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

امام ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب کسی سے گناہ سرزد ہوجائے تو وہ وضو کر کے نماز پڑھے، پھر استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔ پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ (آل عمران، ۳:۱۳۵)

''اور (یہ) ایسے لوگ ہیں کہ جب کوئی برائی کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں، پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، اور اللہ کے سوا گناہوں کی بخشش کون کرتا ہے اور پھر جو گناہ وہ کر بیٹھے تھے ان پر جان بوجھ کر اِصرار بھی نہیں کرتے ۝''

۶- نمازِ تسبیح

اس نماز کی چار رکعات ہیں، مکروہ اوقات کے علاوہ ان کو جب چاہیں ادا کیا جا سکتا ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیرِ تحریمہ کے بعد ثنا پڑھیں۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا اِلٰـهَ غَيْرُكَ.

’’اے اللہ! ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں، تیری تعریف کرتے ہیں، تیرا نام بہت برکت والا ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔‘‘

ثنا کے بعد پندرہ (۱۵) بار درج ذیل تسبیح پڑھیں:

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

پھر تعوذ، تسمیہ، سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر دس (۱۰) بار یہی تسبیح پڑھیں، پھر رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمُ کے بعد دس (۱۰) بار، پھر رکوع سے اٹھ کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کے بعد دس (۱۰) بار، پھر سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کے بعد دس (۱۰) بار، پھر سجدے سے اٹھ کر جلسہ میں دس (۱۰) بار، پھر دوسرے سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کے بعددس (۱۰) بار پڑھیں۔

پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہو جائیں اور تسمیہ یعنی بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِيۡمِ○ سے پہلے پندرہ (۱۵) بار اسی تسبیح کو پڑھیں اور بعد ازاں سورت فاتحہ، پھر اسی طریقے سے چاروں رکعات مکمل کریں۔ ہر رکعت میں پچھتر (۷۵) بار اور چاروں رکعات میں کل ملا کر تین سو (۳۰۰) بار یہ تسبیح پڑھی جائے گی۔

احادیثِ نبوی سے ثابت ہوتا ہے کہ نمازِ تسبیح کو یومِ جمعہ یا مہینہ میں ایک بار یا سال میں ایک بار یا کم از کم عمر بھر میں ایک بار ضرور پڑھا جائے۔

امام ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ اور بیہقی سمیت اہل علم کی ایک جماعت نے اپنی اپنی کتب میں بیان کیا ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے چچا جان! کیا میں آپ سے صلہ رحمی نہ کروں؟ کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو نفع نہ پہنچاؤں؟ کیا آپ کو دس خصلتوں والا نہ بنا دوں؟ کہ جب تک آپ ان پر عمل پیرا رہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے، پرانے، نئے، غلطی سے یا جان بوجھ کر، چھوٹے، بڑے، پوشیدہ اور ظاہر ہونے والے تمام گناہ معاف فرما دے گا۔'' (اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں نمازِ تسبیح کا طریقہ سکھایا۔) پھر فرمایا: ''اگر روزانہ ایک مرتبہ پڑھ سکو تو پڑھو، اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو، اگر اس طرح بھی نہ کر سکو تو مہینہ میں ایک بار، اگر ہر مہینے نہ پڑھ سکو تو سال میں ایک بار اور اگر ایسا بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک بار پڑھ لو۔''

۷۔نمازِ حاجت

جب کسی کو کوئی حاجت پیش آئے تو وہ اللہ کی تائید و نصرت کے لیے کم از کم دو رکعت نفل بطور حاجت پڑھے۔

ان دونوں رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ کے بعد ۱۱، ۱۱ مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھنا باعثِ برکت ہے۔ چار رکعات بھی ادا کرسکتا ہے۔مکروہ اوقات کے علاوہ کسی بھی وقت یہ نماز ادا کی جاسکتی ہے۔اس نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ حاجت پوری فرما دیتا ہے۔

طریقہ: حضور نبی اکرم ﷺ کے معمولاتِ مبارکہ میں اس کے دوطریقے ملتے ہیں:

۱۔ ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، بزار اور طبرانی نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’جس شخص کو اللہ تعالیٰ یا کسی انسان کی طرف کوئی حاجت ہوتو اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضوکر کے دو رکعت نفل پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور بارگاہِ رسالت میں تحفۂ درود پیش کر کے یہ دعا مانگے:

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ، وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

۲۔ ترمذی، ابن ماجہ، احمد بن حنبل، حاکم، ابن خزیمہ، بیہقی اور طبرانی نے بروایت حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کیا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ سے نے ایک نابینا صحابی کو اس کی حاجت برآری کے لیے دو رکعت نماز کے بعد درج ذیل الفاظ

کے ساتھ دُعا کرنے کی تلقین فرمائی جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی لوٹا دی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسَاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ، اِنِّی تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّی فِی حَاجَتِی هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِیْ، اَللّٰهُمَّ! فَشَفِّعْهُ فِیَّ.

۸- نمازِ استخارہ

اگر کوئی شخص کسی جائز کام کے کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرنا چاہتا ہو تو دو رکعت نمازِ استخارہ پڑھے۔ ان دو رکعات میں سے پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھے۔ پھر درج ذیل دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ (یہاں اپنی حاجت کا ذکر کرے) خَيْرٌ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ، فَاقْدُرْهُ وَيَسِّرْهُ لِیْ، ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِيْهِ، وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ (یہاں اپنی حاجت کا ذکر کرے) شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ

اَرْضِنِی بِهٖ.

☆ صحیح مسلم میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہم کو تمام معاملات میں استخارہ کی اس طرح تعلیم فرماتے تھے جیسے قرآن کی سورت تعلیم فرماتے تھے۔

☆ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''جب تو کسی کام کا ارادہ کرے تو اپنے رب سے اس میں سات (۷) بار استخارہ کر پھر جس کی طرف تمہارا دل مائل ہو تو اس کام کے کرنے میں تمہارے لیے خیر ہے۔''

بہتر ہے کہ استخارہ پیر کی رات سے شروع کریں اور سات دن تک جاری رکھیں۔ ان شاء اللہ خواب میں علامات نظر آئیں گی جن سے مثبت یا منفی اشارہ مل جائے گا۔

۹- نمازِ تحیۃ الوضوء

وضو کے فوراً بعد دو رکعت نفل پڑھنا مستحب اور باعثِ خیر و برکت ہے۔

۱- صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ اور صحیح ابن خزیمہ میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اچھی طرح وضو کرنے کے بعد ظاہر و باطن کی کامل توجہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔''

۲- ابوداؤد، بخاری، مسلم اور احمد بن حنبل نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

۱۰- نمازِ تحیۃ المسجد

یہ مکروہ اوقات کے علاوہ مسجد میں داخل ہونے پر پڑھی جاتی ہے جو دو رکعت پر مشتمل ہے۔ یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی سنتِ مبارکہ سے ثابت ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں اس نماز کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔

بخاری نے **کتاب الصلوۃ، کتاب التھجد** اور مسلم نے **کتاب صلوۃ المسافرین** میں حضرت قتادہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔

۱۱- نمازِ اِستسقاء

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ سے بارانِ رحمت کے نزول کے لیے ادا کی جانے والی نماز اِستسقاء کہلاتی ہے۔ اگر بارش نہ ہو تو نمازِ اِستسقاء کا بار بار پڑھنا مستحب ہے اور تین دن تک اسے متواتر پڑھا جائے تا کہ اللہ تعالیٰ اپنا لطف و کرم فرمائے۔ اس کے پڑھنے کا مسنون طریقہ ایسا ہی ہے جیسا کہ دو رکعت نماز ادا کی جاتی ہے مگر بہتر ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری میں سورۃ الغاشیہ پڑھی جائے۔ نماز کے بعد امام خطبہ پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ کرے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک ہی خطبہ پڑھے اور خطبہ میں دُعا اور تسبیح و اِستغفار کرے اور

اثنائے خطبہ میں چادر لوٹ دے یعنی اوپر کا کنارہ نیچے اور نیچے کا اوپر کر دے۔ خطبہ سے فارغ ہوکر قبلہ رُخ ہوکر دُعا کرے۔

نماز استسقاء پڑھنے کے لئے کوئی معین وقت نہیں ہے؛ البتہ مکروہ اوقات کے سوا دن کے پہلے حصے میں نمازِ اِستسقاء پڑھنا سنت ہے۔

باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت

باجماعت نماز کی فضیلت بہت زیادہ ہے حتی کہ اگر دو آدمی بھی ہوں تو جماعت قائم کی جائے، ان میں ایک امام بنے اور دوسرا مقتدی؛ جیسا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ.(سنن ابن ماجہ، کتاب اِقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، باب الاثنان جماعۃ، ۱:۵۲۲، رقم:۹۷۲)

"دو یا دو کے اوپر جماعت ہے۔"

باجماعت نماز کی فضیلت کے حوالے سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چند احادیث درج ذیل ہیں:

۱- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

(صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب فضل صلاۃ الجماعۃ، ۱:۲۳۱، رقم: ۶۱۹)

"باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر ستائیس درجے فضیلت رکھتا ہے۔"

۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب آدمی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کی طرف جاتا ہے اور اس طرح جاتا ہے کہ نماز کے سوا کوئی دوسری چیز اسے نہیں لے جاتی تو وہ جو قدم بھی اٹھاتا ہے اس کے ذریعے

اس کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور ایک گناہ (کا بوجھ) ہلکا کیا جاتا ہے پھر جب وہ نماز پڑھتا ہے تو فرشتے اس پر اس وقت تک سلامتی بھیجتے رہتے ہیں جب تک وہ باوضو رہتا ہے اور اس کے لیے یہ دعا کرتے ہیں: اے اللہ! اس پر سلامتی بھیج، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ تم میں سے ہر ایک جب تک نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔'' (صحیح بخاری کتاب الجماعۃ والإمامۃ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ، ۱: ۲۳۲، رقم: ۶۲۰)

۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو اللہ کے لیے چالیس دن نماز باجماعت ادا کرے اور تکبیر اولیٰ پائے اس کے لیے دو آزادیاں لکھ دی جائیں گی ایک دوزخ سے دوسری نفاق سے۔'' (سنن ترمذی ابواب الصلاۃ، باب في فضل التکبیرۃ الاولٰی، ۱: ۲۸۱، رقم: ۲۴۱)

۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جس کو یہ پسند ہو کہ وہ حالت اسلام میں کل (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے کامل مومن کی حیثیت سے ملاقات کرے، اسے چاہئے کہ جس جگہ اذان دی جاتی ہے وہاں ان نمازوں کی حفاظت کرے (یعنی وہ نمازِ پنجگانہ باجماعت ادا کرے)۔''

پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اگر تم منافقوں کی طرح بلاعذر مسجدوں کو چھوڑ کر اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو گے تو اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ بیٹھو گے اور اگر اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔'' (صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب صلاۃ الجماعۃ من سنن الھدی، ۱: ۴۵۲، رقم: ۶۵۴)

جان بوجھ کر نماز باجماعت ادا نہ کرنے کے متعلق وعید

بغیر عذرِ شرعی باجماعت نماز نہ پڑھنے کو منافقت کی نشانی قرار دیا گیا ہے اور ایسے لوگوں کے لیے سخت وعید ہے۔ حدیثِ مبارکہ میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَو يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ: أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا، أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ، لَشَهِدَ الْعِشَاءَ. (صحیح بخاری کتاب الجماعۃ والإمامۃ، باب وجوب صلاۃ الجماعۃ، ۱: ۲۳۱، رقم: ۶۱۸)

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں تو وہ اکٹھی کی جائیں، پھر نماز کا حکم دوں تو اس کے لیے اذان کہی جائے۔ پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے پھر ایسے لوگوں کی طرف نکل جاؤں (جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے) اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر ان میں سے کوئی جانتا کہ اسے موٹی ہڈی یا دو عمدہ کھریاں ملیں گی تو ضرور نماز عشاء میں شامل ہوتا۔‘‘

نماز باجماعت ادا کرنے کی حکمتیں

نمازِ پنج گانہ مسجد میں باجماعت ادا کرنے کی درج ذیل حکمتیں ہیں:

۱۔ نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنے سے مسلمانوں کو دن میں پانچ مرتبہ یکجا ہونے کے مواقع میسر آتے ہیں۔ اس طرح انہیں اہلِ محلّہ کے بارے میں پتہ چلتا ہے کہ کون کس حال میں ہے قرب و جوار میں کوئی ایسا تو نہیں جو پریشان وتنگدست ہے یا بیمار ہے۔

۲۔ باجماعت نماز کی ادائیگی قرب و موانست اور محبت کے رشتے کو مضبوط و مستحکم بنانے میں مدد گار ثابت ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کی خوشی غمی اور دکھ سکھ میں شریک ہو کر ایک صحت مند، خوشحال اور فعال معاشرے کی تعمیر ممکن ہے۔

۳۔ نماز باجماعت کی پابندی سے انسان کے دل میں یہ احساس جاگزیں ہوتا ہے کہ بغیر کسی شرعی عذر کے گھر کے اندر رہ کر انفرادی سطح پر نماز جیسے فریضے کی بجا آوری ممکن نہیں تو افرادِ معاشرہ ایک دوسرے سے الگ تھلگ کیسے رہ سکتے ہیں؟

۴۔ باجماعت نماز سے اطاعتِ امیر کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

۵۔ معاشرے کے اندر وحدت و یگانگت کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔

۶۔ وقت کی پابندی کا درس ملتا ہے۔

۷۔ عملاً مساوات کا مظاہرہ ہوتا ہے۔

۸- اتحاد، نظم اور یقین محکم کا درس ملتا اور تربیت ہوتی ہے۔

۹- نیکیوں میں سبقت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

۱۰- غرور و تکبر کے بت ٹوٹتے ہیں۔

نماز کے بعد کی دعائیں

اِستِغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّيْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ.

”میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے اور میں اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔“

دعائے اوّل

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ.

”اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے اور سلامتی تیری ہی طرف لوٹتی ہے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور سلامتی کے گھر میں داخل فرما۔ اے ہمارے پروردگار! تو بڑی برکت والا اور بہت بلند ہے۔“

دعائے دوم

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

”اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور آخرت میں (بھی) بھلائی سے نواز اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔“

ذکرِ اوّل

ہرنماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے اور ایک بار یہ کہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

ذکرِ دوم

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.
اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں وہ ہر شے پر قادر ہے۔اے اللہ جو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیری قضا کو کوئی پھیرنے والا نہیں اور تیرے

مقابل کسی مالدار کو اس کا مال نفع نہیں دے گا۔‘‘

آیۃ الکرسی

اَللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَـهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ. (البقرۃ، ۲: ۲۵۵)

’’اللہ، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے (سارے عالم کو اپنی تدبیر سے) قائم رکھنے والا ہے، نہ اس کو اُونگھ آتی ہے اور نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے، کون ایسا شخص ہے جو اس کے حضور اس کے اِذن کے بغیر سفارش کر سکے، جو کچھ مخلوقات کے سامنے (ہو رہا ہے یا ہو چکا) ہے اور جو کچھ ان کے بعد (ہونے والا) ہے (وہ) سب جانتا ہے، اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ چاہے، اس کی کرسیٔ (سلطنت و قدرت) تمام آسمانوں اور زمین کو محیط ہے، اور اس پر ان دونوں (یعنی زمین و آسمان) کی حفاظت ہرگز دشوار نہیں، وہی سب سے بلند رتبہ بڑی عظمت والا ہے۔‘‘

فرض نمازوں کے بعد کے وظائف

نمازِ فجر کے وظائف

فجر کی نماز میں مندرجہ ذیل وظائف اور اذکار میں سے جس قدر چاہیں مقرر کر لیں:

دُعا سے پہلے کے وظائف

درج ذیل وظائف نماز فرض کے بعد دعا سے پہلے پڑھنے کے لئے ہیں:

۱- لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌo

برکات: حضور ﷺ نے فرمایا: اس وظیفہ کے کرنے والے کے گناہ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مسلم، الصحیح، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ، ۱: ۴۱۸، رقم: ۵۹۷)

۲- اس کے بعد سورۃ توبہ کی آیات ۱۲۸-۱۲۹ کی تلاوت کریں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُ وْفٌ رَّحِيْمٌ○ فَاِنْ

تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِo

۳- بعد ازاں یہ تسبیح کریں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ: ۳۳ بار؛ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ: ۳۳ بار؛ اَللّٰهُ اَکْبَرُ: ۳۴ بار

۴- درج ذیل تسبیح تین بار پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ.

پھر دعا کریں۔

۵- دعا کے اِختتام پر یہ آیات پڑھیں:

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ o وَ سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَo وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَo (الصّٰفّٰت، ۳۷: ۱۸۰-۱۸۲)

دُعا کے بعد کے وظائف

دعا کے بعد درج ذیل وظائف حسبِ فرصت وسہولت جاری رکھیں:

۶- سورۃ الفاتحہ ایک بار

۷- آیت الکرسی ایک بار

۸- لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کم از کم سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھیں۔ ایک سو چھیاسٹھ (۱٦٦) مرتبہ پڑھنا افضل ہے اور آخر میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھیں۔

اس وظیفہ سے صفائے قلب، قبولیت اور قربِ الٰہی نصیب ہو گا۔

۹۔ استغفار تین بار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِo

حضور ﷺ خود یہ استغفار روزانہ سو (۱۰۰) مرتبہ فرماتے تھے۔

یہ وظیفہ گناہوں کی بخشش، بلندی درجات، رزق میں وسعت، عطائے الٰہی میں اضافہ حصولِ برکات اور تنگی و مشکلات کے حل کا باعث ہے۔

۱۰۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل

طریقہ: تعوذ (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ) اور تسمیہ (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) پڑھنے کے بعد سورہ آلِ عمران کی درج ذیل دو آیات (۱۷۳-۱۷۴) کی تلاوت کریں:

اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَـکُمْ فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ اِیْمَانًا وَّ قَالُوْا

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُo

یہاں پہنچ کر ان کلمات کو سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھیں۔

یہ تسبیح پوری کرنے کے بعد آگے یہ آیت ایک بار پڑھیں اور وظیفہ مکمل کر لیں:

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْھُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ

اللهِ ط وَاللهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍo

برکات: اس وظیفہ کو مستقل جاری رکھنے سے حفظ نعمت، اللہ کے فضل و احسان میں اضافہ، دشمن سے امان، خوف و خطر سے نجات، ہدایت الٰہی، مدد و نصرت، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور خصوصاً رضائے الٰہی نصیب ہوتی ہے۔ یہ اکثر اولیاء و صالحین کا وظیفہ ہے۔ خاص مشکل کے اوقات میں بھی اسے کثرت کے ساتھ پڑھا جائے۔ ان شاء اللہ پریشانی دور ہوگی اور نصرت الٰہی نصیب ہوگی۔ یہ وظیفہ حضرت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو ان کے والد گرامی حضرت علامہ ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ نے عطا فرمایا اور انہیں دمشق کی جامع مسجد اُموی میں مقامِ زکریا علیہ السلام پر غیب سے ظاہر ہونے والے ایک ابدال نے عطا کیا تھا۔ سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سمیت بہت سے مشائخ و اولیاء سے بھی یہ منقول ہے۔

۱۱- درج ذیل درود شریف سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ

دیگر کلمات اور صیغوں پر مبنی درود شریف بھی پڑھ سکتے ہیں۔

۱۲- تلاوت قرآن مجید: ان وظائف کے بعد وقت کی وسعت کے مطابق تلاوتِ قرآن مجید کریں۔

۱۳- دلائل الخیرات: کا یومیہ ورد کرسکتا ہے۔

۱۴- قصیدہ بُردہ: حسبِ توفیق پڑھ سکتا ہے۔

۱۵- قصیدہ غوثیہ: پڑھ سکتا ہے۔

اگر صبح وقت میسر نہ ہو تو دلائل الخیرات، قصیدہ بُردہ اور قصیدہ غوثیہ کے لئے بعد نمازِ مغرب یا بعد نمازِ عشاء بھی اچھا وقت ہے۔ سہولت کے مطابق آپ وقت کا تعین کر سکتے ہیں۔

نمازِ ظہر و عصر کے وظائف

ظہر اور عصر کی نمازوں میں مندرجہ ذیل وظائف اور اذکار میں سے جس قدر چاہیں مقرر کر لیں:

دُعا سے پہلے کے وظائف

درج ذیل وظائف نماز فرض کے بعد دعا سے پہلے پڑھنے کے لئے ہیں:

۱- لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

۲- اس کے بعد سورۃ توبہ کی آیات ۱۲۸-۱۲۹ کی تلاوت کریں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ○ فَاِنْ

تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ○

۳- بعد ازاں یہ تسبیح کریں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ: ۳۳ بار؛ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ: ۳۳ بار؛ اَللّٰہُ اَكْبَرُ: ۳۴ بار

۴- درج ذیل تسبیح تین بار پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ.

پھر دعا کریں۔

۵- دعا کے اِختتام پر یہ آیات پڑھیں:

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ○ وَ سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ○ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ○ (الصّٰفّٰت، ۳۷: ۱۸۰-۱۸۲)

دُعا کے بعد کے وظائف

دعا کے بعد درج ذیل وظائف حسبِ فرصت وسہولت جاری رکھیں:

۶- سورۃ الفاتحہ ایک بار

۷- آیۃ الکرسی ایک بار

۸- استغفار تین بار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ

اِلَيۡهِ.

۹- درود شریف تین بار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَ صَحۡبِهٖ وَ بَارِكۡ وَسَلِّمۡ.

نمازِ مغرب کے وظائف

مغرب کی نماز میں مندرجہ ذیل وظائف اور اذکار میں سے جس قدر چاہیں مقرر کر لیں:

دُعا سے پہلے کے وظائف

درج ذیل وظائف نمازِ فرض کے بعد دعا سے پہلے پڑھنے کے لئے ہیں:

۱- لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ، لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ يُحۡيِیۡ وَ يُمِيۡتُ وَ هُوَ حَیٌّ لَّا يَمُوۡتُ بِيَدِهِ الۡخَيۡرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِيۡرٌ ○

۲- اس کے بعد سورۃ توبہ کی آیات ۱۲۸-۱۲۹ کی تلاوت کریں:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ○ لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ عَزِيۡزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ○ فَاِنۡ

تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِO

۳- بعد ازاں یہ تسبیح کریں:

سُبْحَانَ اللهِ: ۳۳ بار؛ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ: ۳۳ بار؛ اَللّٰهُ اَكْبَرُ: ۳۴ بار

۴- درج ذیل تسبیح تین بار پڑھیں:

سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ.

پھر دعا کریں۔

۵- دعا کے اِختتام پر یہ آیات پڑھیں:

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ O وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَO وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَO (الصّٰفت، ۳۷: ۱۸۰-۱۸۲)

دُعا کے بعد کے وظائف

دعا کے بعد درج ذیل وظائف حسبِ فرصت وسہولت جاری رکھیں:

۶- سورۃ الفاتحہ ایک بار

۷- آیۃ الکرسی ایک بار

۸- اِستغفار تین یا سات بار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ

اِلَیْہِo

۹- درود شریف تین یا سات بار

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ.

۱۰- کلمہ شہادت تین یا سات بار

أَشْھَدُ أَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنِ وَ أَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِیْن.

۱۱- دو رکعت نمازِ نفل بطور خاص حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ادا کریں۔

پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھیں۔ اس کا ثواب بارگاہِ نبوی ﷺ میں نذر کریں۔ ہدیہ ثواب میں حضور ﷺ کے توسط سے آپ ﷺ کے ساتھ اہلِ بیت اطہار رضی اللہ عنہم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، سیدنا غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ، آپ کے اپنے سلسلہ کے مشائخ عظام رضی اللہ عنہم اور اپنے والدین کو بھی شریک کریں۔

۱۲- دلائلِ خیرات یومیہ ورد

۱۳- قصیدہ بُردہ حسبِ توفیق

۱۴- قصیدہ غوثیہ مکمل

اپنی چاہت، طبعی رغبت اور فرصت کے مطابق درج بالا تینوں وظائف جس قدر

پڑھنا چاہیں اجازت ہے۔

نمازِ عشاء کے وظائف

عشاء کی نماز میں مندرجہ ذیل وظائف اور اذکار میں سے جس قدر چاہیں مقرر کر لیں:

دُعا سے پہلے کے وظائف

درج ذیل وظائف نمازِ فرض کے بعد دعا سے پہلے پڑھنے کے لئے ہیں:

۱۔ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر

۲۔ اس کے بعد سورۃ توبہ کی آیات ۱۲۸-۱۲۹ کی تلاوت کریں:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُ وْفٌ رَّحِيْمٌ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِo

۳۔ بعد ازاں یہ تسبیح کریں:

سُبْحَانَ اللهِ: ۳۳ بار؛ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ: ۳۳ بار؛ اَللّٰهُ اَكْبَرُ: ۳۴ بار

۴- سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.(ایک مرتبہ)

پھر دعا کریں۔

۵- دعا کے اِختتام پر یہ آیات پڑھیں:

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ○ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ○ (الصّٰفت، ۳۷: ۱۸۰-۱۸۲)

دُعا کے بعد کے وظائف

دعا کے بعد درج ذیل وظائف حسبِ فرصت وسہولت جاری رکھیں:

۶- سورۃ الفاتحہ ایک بار

۷- آیۃ الکرسی ایک بار

۸- استغفار تین یا سات بار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِىْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ○

۹- درود شریف تین یا سات بار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ.

۱۰- کلمہ شہادت تین یا سات بار

أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ خَاتَمُ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ صَادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِيْنِ○

۱۱- درج ذیل کلمات تین یا سات بار پڑھیں:

سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ○ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ وَ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ○

برکات: حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وظیفہ سے انسان سوائے موت کے ہر آفت سے محفوظ رہے گا اور اس کے اہل و عیال اور مال و اولاد میں ہر طرح کی نعمت و برکت نصیب ہو گی۔ مزید یہ کہ خود اس کو، اس کے گھر والوں کو اور اس کے مال و اسباب کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

۱۲- سورۃ الفاتحہ (گیارہ مرتبہ)۔ سورۃ الاخلاص (گیارہ مرتبہ)

اس کا ثواب بارگاہِ نبوی ﷺ میں نذر کریں۔ ہدیہ ثواب میں حضور ﷺ کے توسط سے آپ ﷺ کے ساتھ اَرواحِ انبیاء علیہم السلام، اہلِ بیت اطہار رضی اللہ عنہم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اور آپ کے سلسلہ کے مشائخ عظام رضی اللہ عنہم، بزرگان، والدین، صالحین و صالحات اور امت محمدیہ کے جمیع مسلمین و مسلمات کو بھی شریک کریں۔

۱۲- سورۃ الملک: اگر فرصت ہو تو نمازِ عشاء کے بعد سورۃ الملک کی تلاوت کا معمول بنائیں۔

برکات: یہ سورۃ قبر کو روشن کرے گی اور مرنے کے بعد قبر میں ہر معاملے میں حفاظت، حمایت اور کفالت کرے گی۔

۱۳- سورۃ یٰسین: اگر فرصت ہو تو نمازِ عشاء کے بعد سورۃ یٰسین کی تلاوت کا معمول بنائیں۔

نمازِ جمعہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝

(الجمعہ، ۶۲:۹)

”اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کے لئے اذان دی جائے تو فوراً اللہ کے ذکر (یعنی خطبہ و نماز) کی طرف تیزی سے چل پڑو اور خرید و فروخت (یعنی کاروبار) چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۝“

جمعہ کی نماز فرضِ عین ہے۔ اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکدہ ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ جمعہ کی نماز ظہر کے قائم مقام ہے اور اس کا وقت وہی ہے جو ظہر کا ہے۔

شرائط جمعہ

جمعہ کی نماز کے لیے چند شرطیں ہیں۔ اگر ایک شرط بھی مفقود ہوئی تو جمعہ نہ ہوگا، جس جگہ کوئی شرط مفقود ہو وہاں ظہر کی نماز پڑھی جائے گی، وہ شرائط درج ذیل ہیں:

۱۔ شہر ہو یا شہر کے قائم مقام وہ گاؤں ہو جو اپنے علاقے میں مرکزی حیثیت رکھتا ہو۔

۲- وقت ظہر کا ہو۔

۳- نماز سے پہلے خطبہ ہو۔

۴- جماعت ہو کیوں کہ بلا جماعت جمعہ نہ ہو گا۔

۵- عام اجازت ہو۔

فرضیتِ جمعہ

ہر مسلمان مرد جو آزاد، بالغ، عقلمند، تندرست اور مقیم ہے اس پر جمعہ فرض ہے۔ جب کہ عورت، غلام، قیدی، نابالغ، مخبوط الحواس، بیمار، اپاہج، تیماردار، مسافر، جس کو کسی کا خوف ہو یا جس کو کسی نقصان کا اندیشہ ہو، ان پر جمعہ فرض نہیں۔ ہاں اگر مسافر، مریض اور عورتیں نماز میں شریک ہوجائیں تو ان کی نماز درست ہوگی اور ظہر ان کے ذمے سے ساقط ہوجائے گی۔

جمعہ کے مسائل

جو چیزیں نماز میں حرام ہیں وہ خطبہ میں بھی حرام ہیں مثلاً کھانا، پینا، سلام وکلام کرنا یہاں تک کہ امر بالمعروف کرنا۔ سب حاضرین پر خطبہ سننا اور چپ رہنا فرض ہے، ہاں خطیب امر بالمعروف کرسکتا ہے۔ خطیب نے کوئی دعائیہ کلمہ کہا تو سامعین کا ہاتھ اٹھانا یا آمین کہنا منع ہے۔ دو خطبوں کے درمیان بغیر ہاتھ اٹھائے دل میں دعا کرنا جائز ہے۔

نمازِ عیدین

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

(البقرۃ، ۲: ۱۸۵)

’’اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کر سکو اور اس لیے کہ اس نے تمہیں جو ہدایت فرمائی ہے اس پر اس کی بڑائی بیان کرو اور اس لیے کہ تم شکر گزار بن جاؤ ۝‘‘

پھر فرمایا:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝

’’اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔‘‘

عیدین کی نماز واجب ہے۔ سب پرنہیں بلکہ انہی پر جن پر جمعہ فرض ہے اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کیلئے ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت ۔ ان دونوں نمازوں کا وقت سورج کے بقدر ایک نیزہ بلند ہونے سے لے کر زوال تک ہے۔ مگر عیدالفطر میں کچھ دیر کرنا اور عید الاضحیٰ میں جلدی کرنا مستحب ہے۔ ان نمازوں سے پہلے اذان و اقامت نہیں ہے۔ ان دونوں نمازوں کے ادا کرنے کا طریقہ ایک ہی ہے۔

نمازِ عیدین کا طریقہ

پہلے نیت کریں: دو رکعت عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ واجب مع زائد چھ تکبیروں کے۔ پھر تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثناء پڑھیں اس کے بعد امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے (اتنی آواز سے کہ خود سن سکیں) تکبیریں کہیں، دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں اور تیسری کے بعد باندھ لیں۔ پھر امام بلند آواز سے سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر رکوع اور سجود کرے گا۔ دوسری رکعت میں فاتحہ اور قرأت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے امام و مقتدی ہاتھ اٹھا کر تین تکبیریں کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں اور چوتھی تکبیر کہتے وقت ہاتھ کانوں تک نہ اٹھائیں بلکہ رکوع میں چلے جائیں اور قاعدے کے مطابق نماز پوری کریں۔

عید کے مستحبات

عید کے دن درج ذیل امور بجا لانا مستحب ہے:

۱۔ حجامت بنوانا۔

۲۔ ناخن ترشوانا۔

۳۔ مسواک کرنا۔

۴۔ اچھے کپڑے پہننا۔

۵۔ خوشبو لگانا۔

۶۔ عیدگاہ کو پیدل جانا۔

۷- راستہ میں تکبیر کہتے ہوئے جانا۔

۸- دوسرے راستہ سے واپس آنا۔

۹- عیدالفطر میں نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا اور کوئی میٹھی چیز کھانا، طاق عدد (تین، پانچ، سات) کھجوریں ہوں تو بہتر ہے۔

۱۰- آپس میں ملنا اور مصافحہ و معانقہ کرنا۔

۱۱- مبارک باد دینا۔

کلماتِ تکبیر

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر فرض نماز کے فوراً بعد یہی تکبیر ایک بار کہنا واجب اور تین بار کہنا افضل ہے۔ اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں۔

نمازِ جنازہ

جنازہ کی نماز فرضِ کفایہ ہے۔فرضِ کفایہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر چند آدمی بھی پڑھ لیں تو سب بری الذمہ ہوگئے ورنہ وہ سب گنہگار ہوں گے جن کو خبر پہنچی تھی لیکن وہ نہیں آئے۔ اس کے لیے جماعت شرط نہیں ایک آدمی بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہوگیا۔اس کے دورکن ہیں: چار بار تکبیر کہنا اور کھڑے ہوکر پڑھنا۔اس کی تین سنتیں ہیں: اللہ کی حمدوثناء کرنا، حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنا اور میت کے لیے دعا کرنا۔ میت سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہوا پھر مرگیا۔ جو مرا ہوا پیدا ہو اس کی نماز جنازہ نہیں۔ نیز میت کا سامنے ہونا ضروری ہے غائب کی نماز نہیں۔ کئی میتیں جمع ہوجائیں تو سب کے لیے ایک ہی نماز کافی ہے۔ سب کی نیت کرے اور علیحدہ علیحدہ پڑھے تو افضل ہے۔

نمازِ جنازہ کا طریقہ

اس کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر مرد کا جنازہ ہو تو امام سر کے بالمقابل کھڑا ہو اور اگر عورت کا جنازہ ہو تو جنازے کے وسط میں کھڑا ہو۔ اگر میت بالغ ہو تو اس کی دعائے مغفرت کا ارادہ کرے اور اگر میت نابالغ ہو تو اسے اپنا پیش رو، باعثِ اَجر وثواب اور شفاعت کرنے والا اور مقبولِ شفاعت بنانے کا ارادہ کرے۔ اس کے بعد نمازِ جنازہ کا فریضہ ادا کرنے کی نیت اِس طرح کرے: چار تکبیریں نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ، ثنا واسطے اللہ تعالیٰ کے، درود شریف واسطے حضور نبی اکرم ﷺ کے،

دعا واسطے حاضر اس میت کے، منہ طرف کعبہ شریف کے (اور مقتدی یہ بھی کہے) پیچھے اِس امام کے۔ پھر رفع یدین کے ساتھ تکبیر تحریمہ کرکے زیرِ ناف ہاتھ باندھ لے اور یہ ثنا پڑھے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَجَلَّ ثَنَآءُ كَ وَلَآ اِلٰـهَ غَيْرُكَ.

دوسری تکبیر ہاتھ اٹھائے بغیر کہے اور یہ درود پاک پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

پھر ہاتھ اٹھائے بغیر تیسری تکبیر کہے، میت اور تمام مسلمانوں کے لیے دعائے مغفرت کرے۔ بالغ مرد و عورت دونوں کی نمازِ جنازہ میں یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا، وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا. اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى ا لْاِيْمَانِ.

”یا اللہ! تو ہمارے زندوں کو بخش اور ہمارے مُردوں کو، اور ہمارے حاضر لوگوں کو اور ہمارے غائب لوگوں کو اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو اور ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو۔ یا اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام

پر زندہ رکھ اور جس کو ہم میں سے موت دے تو اس کو حالتِ ایمان پر موت دے۔‘‘

اگر نابالغ لڑکے کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا.

’’اے اللہ! اس بچہ کو ہمارے لیے منزل پر آگے پہنچانے والا بنا، اسے ہمارے لیے باعثِ اجر اور آخرت کا ذخیرہ بنا، اور اسے ہمارے حق میں شفاعت کرنے والا اور مقبولِ شفاعت بنا۔‘‘

نابالغ لڑکی کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطاً وَّ اجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً.

’’اے اللہ! اس بچی کو ہمارے لیے منزل پر آگے پہنچانے والا بنا، اسے ہمارے لیے باعثِ اجر اور آخرت کا ذخیرہ بنا، اور اسے ہمارے حق میں شفاعت کرنے والا اور مقبولِ شفاعت بنا۔‘‘

اگر کسی کو ان دعاؤں میں سے کوئی دعا یاد نہ ہو تو یہ دعا پڑھ لینی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ.

’’اے اللہ! تو ہمیں، ہمارے والدین اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔‘‘

اگر یہ دعا بھی یاد نہ ہو تو جو دعا یاد ہو وہی پڑھ سکتا ہے۔

پھر چوتھی تکبیر بغیر ہاتھ اٹھائے کہے اور بعد ازاں **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ**، **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ** کہتے ہوئے دائیں بائیں سلام پھیر دے، اس کے بعد صفیں توڑ کر دعا مانگے۔

نوٹ: جنازہ کو کاندھا دینا عبادت اور بہت اجر و ثواب کا باعث ہے۔ یہ جو مشہور ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے جنازے کو نہ کندھا دے سکتا ہے، نہ قبر میں اتار سکتا ہے، نہ منہ دیکھ سکتا ہے۔ محض غلط ہے صرف نہلانے اور بلا حائل بدن کو ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔

نمازِ قصر

شرعی اعتبار سے مسافر وہ شخص ہے جو کم از کم چون (۵۴) میل (۸۶ کلومیٹر) مسافت کے ارادے سے اپنے علاقے سے باہر سفر پر روانہ ہو چکا ہو۔ اس پر واجب ہے کہ فقط فرض نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت فرض والی نماز میں دو فرض پڑھے۔

سفر میں چار رکعت فرائض والی نمازوں (ظہر، عصر، عشاء) کو نصف کر کے پڑھنا قصر کہلاتا ہے۔

قرآنِ حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا○ (النساء، ۴: ۱۰۱)

’’اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم نماز میں قصر کرو (یعنی چار رکعت فرض کی جگہ دو پڑھو) اگر تمہیں اندیشہ ہے کہ کافر تمہیں تکلیف میں مبتلا کر دیں گے۔ بے شک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں○‘‘

مسافر اگر ظہر، عصر اور عشاء کی نماز میں قصر نہ کرے اور پوری رکعات پڑھے تو وہ گنہگار ہوگا، یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی ظہر کی چھ رکعات فرض پڑھے تو بجائے ثواب کے اسے گناہ ہوگا۔ لیکن اگر مسافر لاعلمی میں قصر کرنا بھول گیا اور اُس نے دو کی

بجائے چار رکعات پڑھ لیں اور نماز ختم ہونے سے پہلے یاد آ یا اور دوسری رکعت کے آخری قعدہ میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھ گیا اور سجدہ سہو کر لیا تو اس کی دو رکعات فرض ہو جائیں گی اور دو نفل اور اگر دوسری رکعت میں نہ بیٹھا تو چاروں رکعات نفل ہوں گی، لہٰذا فرض نماز دوبارہ پڑھے گا۔

نمازِ قصر کرنے کا طریقہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضر اور سفر میں نمازیں پڑھی ہیں۔ انھوں نے آپ کے ساتھ حضر میں ظہر چار رکعت پڑھی، اس کے بعد دو رکعت سنت اور سفر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ظہر دو رکعت پڑھی اور اس کے بعد دو رکعت سنت ادا کی۔ اور (سفر میں) عصر کی نماز دو رکعت ادا کی اس کے بعد آپ نے کچھ نہ پڑھا۔ مغرب کی نماز سفر اور حضر میں تین رکعتیں ادا کیں اور آپ سفر و حضر میں مغرب کے فرائض تین سے کم ادا نہیں فرماتے تھے اور یہ دن کے وتر ہیں اور اس کے بعد دو رکعت ادا فرماتے۔ وتر اور سنتوں میں قصر نہیں۔

(ترمذی، السنن، کتاب ابواب الصلاۃ، باب ما جاء فی التطوع فی السفر، ۲: ۴۳۷، رقم: ۵۵۲)

کسی مسافر کی دورانِ سفر اگر نمازیں قضا ہو جائیں تو گھر پہنچ کر تب بھی چار رکعات والی نمازوں کی دو دو رکعات قصر کے ساتھ قضا پڑھے اور اگر سفر سے پہلے ان میں سے کوئی نماز قضا ہوئی تو سفر کی حالت میں چار رکعات قضاء پڑھے (دونوں صورتوں میں عشاء میں تین وتر بھی پڑھے)۔

نمازِ تراویح

تراویح، ترویحہ کی جمع ہے جس کا معنی ہے: ایک دفعہ آرام کرنا جبکہ تراویح کے معنی ہے: متعدد بار آرام کرنا۔ نمازِ تراویح کی تعداد چونکہ بیس ہے اس لیے ہر چار رکعت کے بعد کچھ دیر ٹھہر کر اور سکون کرنے کے بعد نماز کا شروع کرنا مستحب ہے کیونکہ صحابہ کرام ﷺ ایسا کیا کرتے تھے اور اسی وجہ سے اس نماز کا نام تراویح رکھا گیا ہے۔

نماز تراویح کا پڑھنا مرد و عورت سب کے لئے سنت مؤکدہ ہے۔ اس کا چھوڑنا جائز نہیں اور تراویح کی جماعت سنت علی الکفایہ ہے۔ یعنی اگر تمام لوگ با جماعت نہ پڑھیں تو گناہگار ہوں گے اور اگر کچھ لوگ با جماعت ادا کرلیں تو گناہ نہیں۔

قیامِ رمضان کی بڑی فضیلت ہے۔ حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں کو رمضان کی راتوں میں نماز پڑھنے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے رمضان المبارک میں حصول ثواب کی نیت اور حالتِ ایمان کے ساتھ قیام کیا تو اس کے سابقہ (تمام) گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔“

(بخاری، الصحیح، کتاب الایمان، باب تطوع قیام رمضان من الایمان، ۱: ۲۲، رقم: ۳۷)

نماز تراویح کا وقت عشاء کی نماز کے بعد وتر سے پہلے ہوتا ہے اور رات کے آخری حصے میں پڑھنا افضل ہے۔

نمازِ تراویح کی رکعات

بعض لوگ کہتے ہیں کہ تراویح کی کل آٹھ رکعات ہیں، جب کہ صحیح قول کے مطابق تراویح کی کل بیس (۲۰) رکعات ہیں۔

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے مروی ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں (نفل) نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے اگلی رات نماز پڑھی تو اور زیادہ لوگ جمع ہوگئے، پھر تیسری یا چوتھی رات بھی اکٹھے ہوئے لیکن رسول اللہ ﷺ ان کی طرف تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا: میں نے دیکھا جو تم نے کیا اور مجھے تمہارے پاس (نماز پڑھانے کے لئے) آنے سے صرف اِس اندیشہ نے روکے رکھا کہ یہ تم پر فرض کر دی جائے گی۔ یہ واقعہ رمضان المبارک کا ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب التہجد، ۱: ۳۸۰، رقم: ۱۰۷۷، صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرہا، باب الترغیب فی قیام رمضان وہو التراویح، ۱: ۵۲۴، رقم: ۷۶۱)

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے حضرت عائشہ ؓ کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ انہیں قیامِ رمضان (یعنی تراویح) کی رغبت دلایا کرتے تھے لیکن حکماً نہیں فرماتے تھے۔ چنانچہ (ترغیب کے لئے) فرماتے کہ جو شخص رمضان المبارک میں ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ قیام کرتا ہے تو اس کے سابقہ تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال مبارک تک قیام رمضان کی یہی صورت برقرار رہی اور یہی صورت خلافتِ ابوبکر ؓ اور خلافتِ

عمر رضی اللہ عنہ کے اوائل دور تک جاری رہی یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمع کر دیا اور وہ انہیں نمازِ (تراویح) پڑھایا کرتے تھے۔ لہٰذا یہ وہ ابتدائی زمانہ ہے جب لوگ نمازِ تراویح کے لئے (با جماعت) اکٹھے ہوتے تھے۔

(صحیح ابن حبان، ۱: ۳۵۳، رقم: ۱۴۱؛ صحیح ابن خزیمہ، ۳: ۳۳۸، رقم: ۲۲۰۷)

حافظ ابن حجر عسقلانی نے 'التلخیص (۲:۲۱)' میں بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو دو راتیں بیس (۲۰) رکعت نماز تراویح پڑھائی، جب تیسری رات لوگ پھر جمع ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف (حجرۂ مبارک سے باہر) تشریف نہیں لائے۔ پھر صبح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہوا کہ (نمازِ تراویح) تم پر فرض کر دی جائے گی لیکن تم اس کی طاقت نہ رکھوگے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک میں وتر کے علاوہ بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔

(المعجم الأوسط، ۱: ۲۴۳، رقم: ۷۹۸؛ مصنف ابن ابی شیبہ، ۲: ۱۶۴، رقم: ۷۶۹۲)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیس (۲۰) رکعت تراویح اور وتر پڑھتے تھے۔ (سنن کبری، ۲: ۴۹۶، رقم: ۴۳۹۳)

تسبیح تراویح

نمازِ تراویح میں ہر چار رکعت ادا کرنے کے بعد کچھ توقف کیا جاتا ہے، جس میں تسبیح تراویح، اَذکار اور صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا ہے۔ تسبیح تراویح یہ ہے:

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ ط سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ ط سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِی لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ ط سُبُّوحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِکَةِ وَالرُّوْحِ ط اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ.

’’پاک ہے (وہ اللہ) زمین و آسمان کی بادشاہی والا۔ پاک ہے (وہ اللہ) عزت و بزرگی، ہیبت و قدرت اور عظمت و رُعب والا۔ پاک ہے بادشاہِ (حقیقی، جو) زندہ ہے، سوتا نہیں اور نہ مرے گا۔ بہت ہی پاک (اور) بہت ہی مقدس ہے ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور روح کا پروردگار۔ اِلٰہی ہم کو دوزخ سے پناہ دے۔ اے پناہ دینے والے! اے پناہ دینے والے! اے پناہ دینے والے!‘‘

قضائے عمری

مقررہ اوقات میں پڑھی جانے والی نماز ادا کہلاتی ہے جب کہ وقت گزر نے کے بعد پڑھی جانے والی نماز قضا کہلاتی ہے۔ اگر کسی شخص کی بہت سی نمازیں قضا ہو چکی ہوں جن کے بارے میں اسے علم نہ ہو کہ کس وقت کی نمازیں زیادہ قضا ہوئیں اور کس وقت کی کم تو اسے چاہیے کہ اوقاتِ ممنوعہ کے علاوہ بقیہ اوقات میں ان نمازوں کو ادا کرے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ نوافل و سنن کی بجائے صرف فرض اور واجب رکعتیں ادا کرے۔ اسی کو قضاے عمری کہتے ہیں۔

بعض لوگوں میں یہ مغالطہ پایا جاتا ہے کہ رمضان کے آخری جمعہ کو ایک دن کی پانچ نمازیں مع وتر پڑھ لی جائیں تو ساری عمر کی قضا نمازیں ادا ہو جائیں گی۔ یہ قطعاً باطل خیال ہے۔ رمضان کی خصوصیت، فضیلت اور اجر و ثواب کی زیادتی اپنی جگہ لیکن ایک دن کی قضا نمازیں پڑھنے سے ایک دن کی ہی نمازیں ادا ہوں گی، ساری عمر کی نہیں۔

اگر کسی شخص نے بلوغت کے کافی عرصہ گزر جانے کے بعد نماز پڑھنا شروع کی ہو یا کبھی پڑھتا ہو اور کبھی چھوڑ دیتا ہو تو اس پر لازم ہے کہ زندگی سے متعلقہ ضروری کاموں کے علاوہ سب کام چھوڑ کر نمازوں کی قضا شروع کر دے۔ وہ اس وقت تک قضاء نمازیں ادا کرتا رہے جب تک اس کے غالب گمان کے مطابق تمام قضا نمازیں ادا نہ ہو جائیں۔ اگر کوئی شخص ایسا نہ کر سکے تو اس سے کم درجہ یہ ہے کہ ہر نماز کے

ساتھ ایک یا جس قدر ممکن ہو، قضا نماز پڑھتا رہے۔

قضا نماز کی معافی

حالتِ جنون یا مرض (جس میں اشارہ سے بھی نماز نہ پڑھی جا سکے) مسلسل چھ نمازوں کے وقت میں رہا یا جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو گیا پھر اسلام لایا تو زمانہ اِرتداد کی نمازیں، ان تمام صورتوں میں نماز کی قضا نہیں ہوگی، یہ نمازیں معاف ہیں۔

سفر میں قضا ہونے والی نماز کی ادائیگی

اگر کسی کی نمازیں سفر میں قضا ہوگئیں تو گھر پہنچ کر بھی چار رکعت والی نمازوں (ظہر، عصر اور عشاء) کی دو دو رکعتیں قصر کے ساتھ قضا پڑھے۔ اور اگر سفر سے پہلے ان میں سے کوئی نماز قضا ہو گئی تھی تو سفر کی حالت میں چار رکعتیں قضا پڑھے (اور دونوں صورتوں میں عشاء کے تین وتر بھی پڑھے)۔

مسنون دعائیں

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ.

’’میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے۔‘‘

لہٰذا بندۂ مومن کو ہر لمحہ اپنے رب کو پکارتے رہنا چاہیے اور کبھی بھی اسے فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جو کام بھی کیا جائے اس کی دعا ضرور پڑھی جائے تاکہ یادِ اِلٰہی بھی باقی رہے اور کام میں بھی خیر و برکت پیدا ہو۔ ذیل میں چند مواقع پر پڑھی جانے والی اَہم دعائیں مذکور ہیں۔

گھر سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ.

’’اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔‘‘

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

’’اے اللہ! میرے لیے رحمت کے دروازے کھول دے۔‘‘

مسجد سے نکلنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ.

’’اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل اور تیری رحمت مانگتا ہوں۔‘‘

نیا چاند دیکھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ.

’’اے اللہ! اس چاند کو ہم پر برکتِ ایمان، خیریت اور سلامتی والا کردے اور (ہمیں) توفیق دے اس (عمل) کی جو تجھے پسند اور مرغوب ہو (اے چاند!) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔‘‘

روزہ رکھنے کی نیت

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ.

’’اور میں نے ماہِ رمضان کے کل کے روزے کی نیت کی۔‘‘

روزہ افطار کرتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّی لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ.

”اے اللہ! میں نے تیری خاطر روزہ رکھا اور تیرے اوپر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیرے رزق سے اسے کھول رہا ہوں۔“

شبِ قدر اور شبِ برأت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ يَا غَفُوْرُ.

”اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے پس مجھ کو معاف فرما دے اے بخشنے والے۔“

سوتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا.

”اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے سوتا ہوں اور (تیرے ہی نام سے) جی اٹھتا ہوں۔“

بیدار ہوتے وقت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ.

”سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے (یعنی سونے) کے بعد زندہ کیا اور (ہم نے) اسی کی طرف اٹھنا ہے۔“

کھانا کھانے کی دعا

بِسْمِ اللهِ وَعَلٰی بَرَکَةِ اللهِ.

’’اللہ کے نام سے اور اللہ تعالیٰ کی برکت کے ساتھ۔‘‘

کھانے کی بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ.

’’سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمانوں میں سے کیا۔‘‘

کسی کے گھر کھانا کھائیں تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَّنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ.

’’اے اللہ! کھلا اس کو جس نے مجھے کھلایا اور پلا اس کو جس نے مجھے پلایا۔‘‘

لباس پہننے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِيْ مَآ اُوَارِيَ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ.

’’سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ کو لباس پہنایا کہ میں اس سے ستر چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ساتھ زینت کرتا ہوں۔‘‘

سواری پر بیٹھنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ٥

’’پاک ہے وہ ذات جس نے اِس کو ہمارے تابع کر دیا حالاں کہ ہم اِسے قابو میں نہیں لا سکتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف ضرور لوٹ کر جانے والے ہیں٥‘‘

قبرستان میں داخل ہونے کی دعا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآاَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ، وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ.

’’سلام ہو تم پر اے قبروں والو! اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے، تم آگے جا چکے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔‘‘

آئینہ دیکھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ.

’’اے اللہ! جیسا تو نے میری صورت کو اچھا بنایا ہے (اسی طرح) تو میری سیرت کو بھی اچھا بنا دے۔‘‘

خوش خبری سن کر کہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ.

’’سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اللہ سب سے بڑا ہے۔‘‘

پسندیدہ چیز دیکھ کر کہیں

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ.

’’اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے۔‘‘

ناپسندیدہ چیز دیکھ کر کہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ.

’’تعریفیں ہر حال میں اللہ ہی کے لیے ہیں۔‘‘

کوئی نعمت ملے تو کہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

’’سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔‘‘

اِبتلاء و مصیبت کے وقت کی دعا

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ

فَاَجِرْنِيْ فِيْهَا وَاَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا.

’’بیشک ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! میں اپنی اس مصیبت میں تجھ سے ثواب کا امیدوار ہوں پس مجھے اس میں اجر دے اور اس کا بہتر بدلہ دے۔‘‘

قرض اور فکر سے خلاصی کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ.

’’اے اللہ! میں فکر اور غم سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قرض کے گھیر لینے اور لوگوں کے دبا لینے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔‘‘

سخت پریشانی سے چھٹکارے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ.

’’اے اللہ! مجھے زندہ رکھنا جب تک میرے لیے زندہ رہنا بہتر ہے اور مجھے موت دینا اس وقت جب موت میرے لیے باعثِ خیر ہو۔‘‘

غصّہ آئے تو یہ دُعا پڑھے

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.

’’میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔‘‘

بارش کے لیے دعا

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مُّرِيْحًا نَّافِعًا غَيْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ.

’’اے اللہ! ہم پر ایسا مینہ برسا جو ہماری ضرورت پوری کرنے والا ہو، ارزانی پیدا کرنے والا ہو، نقصان دینے والا نہ ہو، جلدی برسنے والا ہو، دیر میں برسنے والا نہ ہو۔‘‘

آندھی آئے تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا.

’’اے اللہ! اسے خوشخبری کی ہوائیں بنا اور عذاب کی ہوا نہ بنا۔‘‘

نظر بد سے بچنے کی دعا

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ.

’’جو اللہ چاہے کسی میں قوت نہیں سوائے اللہ کے۔‘‘

مریض کی عیادت کرتے وقت کی دعا

اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُ كَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

’’اے لوگوں کے رب! تکلیف دور فرما دے اور شفا عطا فرما اور تو ہی شفا دینے والا ہے، کوئی شفا نہیں سوائے تیری شفا کے، ایسی مکمل شفا عطا فرمادے جس کے بعد بیماری باقی نہ رہے۔‘‘

بیتُ الخلاء میں جانے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ.

’’اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں خبیث جنوں اور جنیوں سے۔‘‘

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ.

’’سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے اذیت کو دور کیا اور مجھ کو عافیت دی۔‘‘

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.